جماعت اسلامی ہند حلقہ مہاراشٹر

کا

میقاتی منصوبہ

(پالیسی و پروگرام)

اپریل2019 تا مارچ 2023

- دعوت
- اسلامی معاشرہ
- اُمت کا تحفظ و ترقی
- ہندوستانی سماج
- قیام عدل و قسط
- خدمت خلق
- فکر اسلامی کا فروغ
- تعلیم
- تزکیہ و تربیت
- تنظیم

جماعت اسلامی ہند

حلقۂ مہاراشٹر

کا

میقاتی منصوبہ

(پالیسی و پروگرام)

برائے

اپریل2019ء تا مارچ2023ء

دفتر جماعت اسلامی ہند حلقۂ مہاراشٹر، 4/حامد بلڈنگ، پہلا منزلہ،
96/حافظ علی بہادر مارگ، مولانا آزاد روڈ، مومن پورہ، ممبئی-400011
فون:23052002 / 23082820
ای میل:office@jihmaharashtra.org

طبع	-	اگست2019ء
تعداد	-	6000
صفحات	-	64
مطبوعہ	-	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاحیہ

محترم رفقائے تحریک اور قابل احترام بہنو
جماعت اسلامی ہند حلقہ مہاراشٹر

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

جماعت اسلامی ہند اس ملک میں اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لئے کئی دہائیوں سے مصروف عمل ہے۔ دین کی اقامت کا یہ عظیم کام نہایت منظّم اور منصوبہ بند جدوجہد چاہتا ہے اور منصوبہ بندی کا عمل مسلسل جائزہ واحتساب کے ساتھ لائحہ عمل کو خوب سے خوب تر کرنے کا تقاضہ کرتا ہے۔ اسی لئے اپنے نصب العین کے حصول کے لئے جماعت اسلامی ہند ایک مقررہ مدت کے بعد ذمہ داریوں سے لے کر میدان کار اور لائحہ عمل کی تنظیم نو بڑی پابندی کے ساتھ کرتی ہے اور ہر میقات کے لئے پالیسی و پروگرام پر مشتمل واضح دستاویز جاری کرتی ہے۔

الحمدللہ اپریل 2019ء تا مارچ 2023ء کی میقات نو کے لئے مرکز جماعت اسلامی ہند نے اپنا پالیسی و پروگرام جاری کر دیا ہے اور جماعت کی مرکزی قیادت پوری مستعدی اور حوصلہ وامنگ کے ساتھ اس کے نفاذ کے لئے مصروف کار ہو چکی ہے۔ الحمدللہ

عزیز بھائیو اور بہنو! جماعت اسلامی ہند کا پالیسی و پروگرام ہماری مرکزی قیادت کے ویژن اور بڑے غور وخوض کا نتیجہ ہے۔ یہ منصوبہ جماعت کی ملکی سطح پر طے کردہ پالیسیز، ان پالیسیز کے تقاضوں اور میدان عمل میں حاصل کئے جانے والے واضح اہداف کا مرقع نیز ملت اسلامیہ اور پورے سماج کی تعمیر و ترقی کا بہترین لائحہ عمل ہے۔

جماعت اسلامی ہند حلقہ مہاراشٹر نے مرکز کی ان پالیسیز، تقاضوں اور اہداف کو مدنظر رکھ کر ریاست مہاراشٹر کی ملی، سماجی اور سیاسی صورت حال، درپیش چیلنجز، دستیاب مواقع، اپنی قوت اور وسائل کے مطابق پروگرام اور سرگرمیاں طے کی ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس میقاتی منصوبہ میں درج عزائم کی تکمیل اور اہداف کے حصول کی ہمیں توفیق اور صلاحیت دے۔ یہ خطوط کار ملت اسلامیہ اور ہمارے سماج کے لئے خیر اور سلامتی کا باعث بنیں۔ تحریک اسلامی تقویت پائے۔ اس کے نفاذ کی جدوجہد سے ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین۔

راہ حق کے ساتھیو! محترم امیر جماعت نے اس میقات میں ہمارے کاموں کی جہت کو ایک

بڑے معنی خیز اور انقلابی نعرہ سے طے کیا ہے۔

"Younger Jamaat, Wider Jamaat, Stronger Jamaat"

پالیسی و پروگرام میں اس ضمن میں واضح طور پر یہ ہدف دیا گیا ہے کہ آج ارکان و کارکنان میں نوجوانوں کا جتنا تناسب ہے میقات کے اختتام میں اس کو دوگنا ہونا چاہئے۔ مثلاً آج اگر کسی مقام پر نوجوان تیس فیصد ہیں تو میقات کے اختتام پر یہ ساٹھ فیصد ہونے چاہئیں۔ اسی طرح خواتین اور بچوں پر بھی خصوصی توجہ مرکوز کرنی ہے۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اس ایک نشانہ کے حصول سے ہم اپنے ہر محاذ پر کیسی انقلابی پیش رفت کر سکتے ہیں۔

عزیز بھائیو اور بہنو! امیر محترم کے اس نعرہ کو خواب بنالیں اور خواب کو حقیقت میں بدلنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ ریاست مہاراشٹر اس حوالے سے بڑی زرخیز اور امکانات و مواقع سے بھرپور سرزمین ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے تمام بھائی اپنے مستقبل کی اس صورت گری کو ہر محاذ اور سرگرمی میں ملحوظ رکھیں گے۔

عزیز ساتھیو! ہم ایک نظریاتی تحریک کے فرد ہیں۔ علمی و فکری پختگی کے بغیر کوئی نظریاتی تحریک کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن فی زمانہ جو چیلنجز درپیش ہیں اس میں فکری اور نظریاتی بنیادوں پر مرکوز رہے بغیر ہم دو قدم نہیں چل سکتے۔ مرکز نے اس کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس میقات میں فکر اسلامی کا فروغ اس عنوان سے باقاعدہ شعبہ قائم کیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ رفقائے جماعت ذاتی طور پر بھی علمی و فکری ارتقاء کی طرف متوجہ رہیں۔

ایک اہم یاددہانی بھی ضروری محسوس ہوتی ہے کہ ہمارے پیغام اور دعوت کا سب سے موثر وسیلہ ہمارا شخصی اور اجتماعی کردار ہے۔ اس بات کی سخت ضرورت ھیکہ ہم اپنے سارے محاذوں اور سرگرمیوں کی روشنی میں اپنی انفرادی، خاندانی اور اجتماعی زندگی کو ڈھالیں۔ یہ یاد رکھیں کہ ہماری دعوت اور پیغام کے اولین مخاطب ہم اور ہمارے خاندان ہیں۔ اصلاح کا پہلا میدان ہمارے اپنے معاملات ہیں۔

راہ حق کے ساتھیو! جس کام اور نصب العین کو ہم نے چنا ہے اس کی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ کام محض آرزوؤں اور تمناؤوں سے کبھی نہیں ہوا ہے۔ جان، مال متاع، وقت، صلاحیت، سب کچھ لگائے بغیر یہ ثمر آور نہیں ہو سکتا۔ ان سب کو اللہ کے راستے میں لگانا اس آرزو کے بغیر ممکن نہیں کہ میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے اور کہہ دے کہ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین

رضوان الرحمٰن خان

امیر حلقہ، جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

وابستگان جماعت سے خطاب

جماعت اسلامی ہند کی نئی میقات (اپریل 2019ء تا مارچ 2023ء) کی پالیسی اور پروگرام پیش کرتے ہوئے مجھے خوشی ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پالیسی اور پروگرام کو ملک اور امت کے احوال کو بہتر بنانے کا ذریعہ بنائے اور اسے روبہ عمل لانے کی ہمیں توفیق وقوت بخشے، آمین۔ یہ پالیسی اور پروگرام ایک ایسے وقت پیش کیا جارہا ہے جب ہمارے ملک اور یہاں کی امت مسلمہ کے سامنے کئی چیلنج درپیش ہیں۔

گزشتہ چند برسوں میں دنیا میں اور ہمارے ملک میں بڑے دوررس اثرات کی حامل تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اور تبدیلیوں کا یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ مغربی سرمایہ دارانہ استعمار نے پوری دنیا کو اپنے زیرتسلط لانے اور وسائلِ حیات پر قبضہ کرنے کی مہم چھیڑ رکھی ہے۔ اِس مہم کا دوسرا جز بالواسطہ فوجی اور براہِ راست جارحانہ اقدامات ہیں، جن کے ذریعہ آزاد ممالک (بالخصوص مسلم ممالک) کو غلام بنایا جارہا ہے۔ اِس مہم کا تیسرا جز سیاسی اقدامات اور عالمی، معاشی و سیاسی اداروں کا استحصال ہے، جس کے ذریعہ ممالک کی آزادی ختم کی جارہی ہے اور مختلف بہانوں سے اُن کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی جارہی ہے۔ عالمی استعمار کی مہم کا ایک اور جز بے حیائی، اباحیت پسندی اور صارفیت (Consumerism) کو ترقی دینا اور جدیدیت کے نام پر پوری دنیا میں رواج دینا ہے، تاکہ مادہ پرستانہ طرزِ زندگی اتنا عام ہوجائے کہ پوری دنیا عالمی سرمایہ داری کا مارکیٹ بن جائے اور افراد اور قوموں کے اندر اخلاقی وتہذیبی زوال کی بنا پر اتنی سکت ہی باقی نہ رہے کہ وہ استعمار کا مقابلہ کرسکیں۔ اسی استعمار کے بطن سے گزشتہ چند سالوں میں دنیا بھر میں نسل پرستی کی جارح تحریکوں نے جنم لیا اور اب وہ تیزی سے قوت حاصل کرتی جارہی ہیں۔ مغربی استعمار اسلام کو اپنے راستہ کی ایک بڑی رکاوٹ سمجھتا ہے، اس لیے جارح نسل

پرستی کے پہلو بہ پہلو دنیا بھر میں اسلام کو بدنام کرنے اور اسلام سے خوف پیدا کرنے کی مہم (Islamophobia) بھی زوروں پر ہے۔

جہاں تک ہمارے ملکِ عزیز کا تعلق ہے، اس نے آزادی کے بعد کئی محاذوں پر قابل لحاظ ترقی کی ہے۔ یہاں کی وسیع آبادی اور اعلیٰ تکنیکی وفنی صلاحیتوں نے ملک کی معیشت کے لیے بہتر مواقع پیدا کیے ہیں۔ علاقوں، نسلوں، زبانوں اور تہذیبوں کے تنوع کے باوجود سیاسی وقانونی وحدت برقرار رہی ہے اور ملک میں باقاعدگی کے ساتھ انتخابات ہوتے رہے ہیں۔ مادہ پرستی اور اباحیت کے عالمی غلبہ کے اس دور میں ملکی آبادی کی ایک بڑی تعداد اب بھی اخلاقی قدروں کی قائل ہے اور یہاں کی عام آبادی پر مذہب اور اس کے اخلاقی تصورات کے گہرے اثرات موجود ہیں۔ ان قابل قدر پہلوؤں کے ساتھ متعدد پہلو ایسے بھی ہیں جو قابل تشویش ہیں۔

اس وقت ان قابل تشویش پہلوؤں میں سب سے نمایاں فرقہ پرست جارحیت کا تیزی سے فروغ ہے۔ فرقہ پرستی کا زہراب سماج میں بھی سرایت کرتا جارہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں جہاں ملک کے سماجی تانے بانے اور قانون کی حکم رانی کو شدید خطرات لاحق ہوگئے ہیں، وہیں حق و انصاف کی بات کہنا اور سننا بھی دشوار ہوتا جارہا ہے۔ چوں کہ اس فرقہ پرست جارحیت کے گہرے رشتے عالمی استعمار سے بھی ہیں، اس لیے اسلام کو بدنام کرنے، اسے دہشت گردی سے جوڑنے اور امت مسلمہ کے اندر مداہنت یا انتہا پسندی کے فروغ میں بھی یہ فرقہ پرستی سرگرم رول ادا کررہی ہے۔ سماج میں تفریق پیدا کرنا اور ملک کے مختلف مذہبی گروہوں میں مستقل تناؤ اور کش مکش کی فضا پیدا کرنا، اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے غلط فہمیاں اور توحش پیدا کرنا اور مسلمانوں کے حوصلوں کو پست کرنا فرقہ پرستانہ جارحیت کے اہم اہداف ہیں۔

ملک کی عام سماجی فضا اب بھی مسموم نہیں ہے۔ یہاں کا مزاج بالعموم رواداری اور ایک دوسرے کے احترام کے جذبات سے عبارت ہے۔ فرقہ پرست جارحیت کے خلاف ہر جگہ حوصلہ مند افراد اور گروہ مسلسل سرگرم عمل ہیں۔ اسلام کو جاننے اور سمجھنے کی پیاس بھی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ یہ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ الٰہی ہدایت کی روشنی میں ملک کے احوال کی اصلاح

کا فریضہ انجام دے۔ سارے انسانوں کو ایک خدا کی بندگی کی طرف متوجہ کرے۔ خدا ترسی کی بنیاد پر ایک صالح سماج کی تعمیر کی سعی کرے۔ تمام انسانوں کے لیے رحمت بن کر سامنے آئے۔ اسلام کی داعی اور اُس کی سفیر بنے۔ اپنے قول سے بھی اسلام کی دعوت دے اور اپنے عمل سے بھی اسلام کا عملی نمونہ پیش کرے۔ بدقسمتی سے امت مسلمہ کا بڑا حصہ اپنے اس منصب اور فریضہ سے غافل ہے اور عام مسلمانوں کا رویہ اور کردار اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہا ہے۔

مسلمانوں کی صورت حال کا ایک تشویش ناک پہلو اُمت کے نظامِ تعلیم و تزکیہ کا زوال ہے۔ اُمت کے اندر دینی روح کی بقا کے لیے ضروری ہے کہ افرادِ اُمت کا مسلسل تزکیہ ہوتا رہے اور اُمت میں تعلیمِ کتاب و حکمت کا کام انجام پائے۔ متعدد وجوہ سے یہ نظام زوال کا شکار ہے۔ تعلیمی و تربیتی اداروں میں وہ خرابیاں در آئی ہیں جو روحِ اسلامی کے منافی ہیں، مثلاً جامد مذہبیت، مظاہر پر غیر متوازن اصرار، عدم اجتہاد، حالاتِ زمانہ سے بے تعلقی، بدعات کا عمل دخل، آخرت فراموشی اور دنیا طلبی وغیرہ۔

دوسرا قابل توجہ پہلو مسلمانوں کا اُن بنیادی اسلامی اقدار کو فراموش کر دینا ہے، جنھیں اسلامی تعلیمات میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ اب مسلمانوں کی اجتماعی زندگی فی الواقع مساواتِ بنی آدم، عدل و انصاف، شورائیت، حریت ضمیر، آزادی رائے جیسی اسلامی اقدار کی آئینہ دار نہیں رہی ہے۔ اِس بنا پر اب مسلم معاشرہ میں عام اِنسانوں کے لیے وہ کشش نہیں پائی جاتی جو حق کی لازمی خصوصیت ہے۔

مسلمانوں کی حالت کا سب سے زیادہ قابل توجہ پہلو اپنے منصب کے شعور کا فقدان ہے۔ مسلمان عموماً یہ بات بھول گئے ہیں کہ وہ خیر امت ہیں اور ان کا مقصد وجود تمام انسانوں کے سامنے حق کی شہادت دینا ہے۔ اِس غفلت نے اُن کو دنیا کی دوسری قوموں کی طرح ایک قوم بنا دیا ہے اور یہ بات انھیں یاد نہیں رہی ہے کہ درحقیقت وہ پوری انسانیت کے خیر خواہ، رہ نما اور قائد ہیں۔ نصب العین سے محرومی کی بنا پر اُن کے اندر وہ تمام کمزوریاں پیدا ہوتی چلی گئی ہیں جو بے مقصد گروہوں کی علامت ہوا کرتی ہیں، مثلاً سہل کوشی، کاہلی، بے سمتی، انتشار، تفرقہ، بے راہ روی،

مایوسی، اخلاقی پستی وغیرہ۔ان کی تعلیمی ومعاشی پسماندگی اور بے چارگی و بے بسی بھی دراصل اسی کا نتیجہ ہے۔منصب کے عدمِ شعور اور حالات کے دباؤ نے ان کے اندر عموماً دفاعی ذہنیت پیدا کردی ہے۔پوری انسانیت کی خیرخواہی کے بجائے وہ صرف اپنے مسائل کے بارے میں سوچتے ہیں او رعام انسانی مسائل سے ایجابی دل چسپی نہیں لیتے۔

لیکن دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ امت میں، خصوصاً نوجوانوں میں اب دینی بیداری آرہی ہے۔وہ دین پر عمل کی طرف متوجہ ہورہے ہیں اور ملک، انسانیت، اور ملت کے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے ان جذبات کو تعمیری اور بامقصد رخ دیا جائے۔

جماعت اسلامی ہند کا نصب العین اقامتِ دین ہے، جو اصلاً امت مسلمہ کا نصب العین ہے۔امت کے اسی نصب العین 'اقامتِ دین' کے تحت جماعت اسلامی ہند اس ملک میں دین اسلام کی دعوت پیش کرنے اور انسانوں کو ایک خالق ومالک کے آگے مکمل خودسپردگی اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس کی بندگی اور اطاعت کی دعوت دے رہی ہے اور اس کے لیے جدوجہد کررہی ہے۔

دین یعنی، دینِ اسلام، انسان کو غیر اللہ کی بندگی اور ہر طرح کی غلامی سے نجات دلاکر صرف ایک اللہ کی بندگی اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے، جس پر چل کر وہ اللہ کی ناراضی اور اس کے عذاب سے نجات پاسکتا ہے اور اس کی رضا اور آخرت میں اس کی رحمتوں سے ہم کنار ہو سکتا ہے۔یہ دینِ فطرت ہے اور فرد کے ساتھ انسانی سماج کے تمام مسائل کا فطری اور صحیح حل بھی پیش کرتا ہے۔یہ دین بلاامتیاز رنگ ونسل تمام افراد، اصناف اور طبقات کے لیے خیر وصلاح، عدل وقسط اور تعمیر وترقی کا ضامن ہے۔

جماعت اسلامی ہند اپنے اس نصب العین کے حصول کے لیے اصلاً کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی پابند ہے اور ان کی روشنی میں اخلاقی، تعمیری، پُرامن، جمہوری اور آئینی طریقے اختیار کرتی ہے اور ان تمام باتوں سے اجتناب کرتی ہے جو خیرخواہی، امانت، صداقت اور دیانت کے خلاف ہوں، یا جن سے فرقہ وارانہ منافرت، طبقاتی کش مکش اور فساد فی الارض رونما ہوتا ہو۔

اوپر جن حالات کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں اس نصب العین کے کئی تقاضے ہیں، سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ اسلام کے متعلق غلط فہمیاں دور ہوں۔ ملک کے عام باشندے اسلام کی حقیقی تعلیمات سے واقف ہوں۔ مثبت رخ پراُن کا ذہن بدلے اور رائے عامہ کی تربیت ہو۔ اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ملکِ عزیز میں نفرت اور دوریوں کا ماحول ختم ہو۔ ایک دوسرے کو سمجھنے کی سنجیدہ اور غیر جانبدارانہ وایماندارانہ کوششوں کی طرف یہاں کے مختلف مذہبی طبقات مائل ہوں۔

ایک اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ امت مسلمہ اسلام کا عملی نمونہ بنے اور مسلمانوں کا معاشرہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کا آئینہ دار بن جائے۔ ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ اس ملک میں مسلمانوں کی جان و مال اور ان کے دینی وتہذیبی تشخص کی حفاظت ہو اور وہ مختلف محاذوں پر ترقی کریں، تاکہ وہ اعتماد اور قوت کے ساتھ اسلام کی نمائندگی کر سکیں۔

جماعت اسلامی ہند کا یہ پالیسی اور پروگرام حالات کے اِس تجزیہ اور ان حالات میں دین کی اقامت کے مذکورہ تقاضوں کے پیش نظر تشکیل دیا گیا ہے۔ اس میں دعوتِ دین اور ہندوستانی سماج سے متعلق کاموں کو سب سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے، تاکہ سماج میں صالح قدروں کا نہ صرف تحفظ ہو، بلکہ ان کا مزید فروغ ہو اور افتراق وانتشار اور تصادم وکش مکش کی فضا ختم ہو اور برادران وطن اسلام کی حقیقی تعلیمات سے واقف ہوں۔

اسی طرح اس میں اسلامی معاشرہ اور امت کے تحفظ وترقی، نیز وابستگان جماعت کی تربیت و تنظیم کے کام کو بھی اہمیت دی گئی ہے، تاکہ وابستگانِ جماعت اُمت کا ہراول دستہ بنیں اور پوری امت کو دعوت دین اور ملک کی اصلاح وتعمیر کے مشن کے لیے تیار کریں اور اُمت کو ساتھ لے کر اس فریضہ کو انجام دے سکیں، جو امت مسلمہ کا بنیادی فریضہ ہے۔

اس طرح یہ کام، یعنی دعوت دین، ہندوستانی سماج، اسلامی معاشرہ، امت کا تحفظ و ترقی اور تربیت و تنظیم سے متعلق کام، جماعت کے بنیادی کام ہیں، جن پر جماعت کی تمام اکائیاں بھرپور توجہ دیں گی اور اِن محاذوں پر لازماً کام کریں گی اور کوشش کریں گی کہ میقات کے اختتام

تک ان محاذوں پر کچھ ٹھوس اور مثبت تبدیلیاں سماج کی سطح پر محسوس ہوں۔

ملک میں عدل وقسط کا قیام، خدمت خلق اور تعلیم جیسے کام بھی جماعت کے اہم کام ہیں۔اس پالیسی اور پروگرام میں تعلیم کو ایک مستقل باب کے طور پر شامل کیا گیا ہے اور متعدد منصوبوں کے ساتھ تعلیم کے شعبے کو اہمیت دی گئی ہے۔ان کاموں پر بھی جماعت کے تمام حلقے توجہ دیں گے اور جہاں بھی مقامی جماعتیں ان کاموں کو انجام دینے کی استعداد کی حامل ہوں گی، وہ انہیں انجام دینے کی کوشش کریں گی۔

اس میقات کی پالیسی میں فکر اسلامی کے فروغ کے نام سے علمی وتحقیقی کاموں کو بھی اہمیت کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔اس وقت اسلامی جدّ وجہد کو درپیش چیلنج کا ایک پہلو جہاں عملی ہے وہیں ایک اہم پہلو فکری بھی ہے۔عصر حاضر کے مسائل کے حوالہ سے اسلام کو ایک متبادل کے طور پر پیش کرنا اور اسلام کی تعلیمات کے حق میں ایک طاقت ور ڈسکورس کھڑا کرنا، سنجیدہ علمی کاوشوں کا تقاضا کرتا ہے۔جماعت کے باصلاحیت افراد اس محاذ پر بھی بھرپور توجہ دیں گے۔ان شاءاللہ۔

اس پالیسی و پروگرام میں نوجوانوں، خواتین اور بچوں میں کام کو اہمیت دی گئی ہے۔ نوجوانوں کی توانائیوں کے بھرپور استعمال کے بغیر کوئی بھی سماجی تحریک کارگر نہیں ہوسکتی۔ ہماری کوشش ہوگی کہ نوجوان بڑی تعداد میں تحریک کا حصہ بنیں اور ان کی قوتوں اور توانائیوں کا تعمیری استعمال ہو۔اسی طرح خواتین میں گزشتہ چند برسوں میں جو زبردست بیداری آئی ہے اس کو نتیجہ خیز رخ دینے اور ان کی توانائیوں کو پوری تحریک کے لیے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔موجودہ عالمی وملکی حالات کا یہ ایک اہم تقاضا ہے کہ ہم نئی نسل پر توجہ دیں اور بچوں کی صحیح تربیت کو اپنا نہایت اہم کام سمجھیں۔

جماعت کی سرگرمیوں کے یہ مختلف محاذ، اس کے مقصد ونصب العین کے گوناگوں تقاضوں کی تکمیل کا ذریعہ ہیں،لیکن اصلاً یہ سب محاذ ایک ہی بڑے مقصد کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ جماعت کے دستور میں اس کا طریقۂ کار بیان کرتے ہوئے ایک اہم بات یہ بھی کہی گئی ہے کہ ”وہ

تبلیغ و تلقین اور اشاعتِ افکار کے ذریعے ذہنوں اور سیرتوں کی اصلاح کرے گی اور اس طرح ملک کی اجتماعی زندگی میں مطلوبہ صالح انقلاب لانے کے لیے رائے عامہ کی تربیت کرے گی''۔ یہ سارے محاذ اصلاً اسی ہدف، یعنی ملک کی رائے عامہ میں تبدیلی کے ہدف، کے حصول کا ذریعہ ہیں اوران محاذوں پر انجام پانے والی سرگرمیوں کی معنویت اس بات سے مشروط ہے کہ یہ سارے کام اسی اصل مقصد کو محور بنا کر انجام دیے جائیں اور ان کے درمیان مقصدی ربط برقرار رہے۔

میں جماعت کے تمام وابستگان اور پوری امت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ پالیسی و پروگرام میں فراہم کیے گئے خطوط کے مطابق ملک میں صالح تبدیلی لانے کے لیے سرگرم عمل ہو جائیں اور پورے اعتماد و حوصلہ کے ساتھ اسے روبہ عمل لانے کی کوشش کریں۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (جو لوگ ہماری راہ میں جدّ و جہد کرتے ہیں، ہم ضرور انہیں اپنے راستے دکھائیں گے۔)

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(سید سعادت اللہ حسینی)

امیر جماعت اسلامی ہند

نئی دہلی، 25 جون 2019ء

☆☆☆

پالیسی اور اُس کے تقاضے

دعــوت

پالیسی

جماعت دعوت کا کام اس طرح انجام دے گی کہ ہمارا ملک اللہ رب العالمین کی ہدایت ورہ نمائی سے روشناس ہوجائے۔توحید، رسالت اور آخرت کے تصورات اوران کے تقاضوں سے اہل ملک واقف ہوجائیں اور یہ حقیقت ان پر واضح ہوجائے کہ اسلام ہی واحد دین حق اورنظام عدل و رحمت ہے، جس کا اختیار کرنا دنیوی فلاح واخروی نجات کا ضامن اورجس کا انکار دنیااورآخرت کے خسران کا موجب ہے۔ وحدت بنی آدمؑ، تکریم انسانیت اورانسانی مساوات کے اسلامی تصورات اہل ملک پر واضح ہوجائیں۔ ملک میں اسلام سے واقفیت عام ہو، اسلام، مسلمانوں اور اسلامی تحریک کے بارے میں غلط فہمیاں دور ہوں۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت کوشش کرے گی کہ:

(1) اہل وطن سے انسانی بنیادوں پر وسیع روابط استوار ہوں۔

(2) اسلام اورمسلمانوں کے بارے میں پھیلائی جانے والی غلط فہمیاں دور ہوجائیں۔خصوصاً خواتین کی حیثیت اوردہشت گردی کے سلسلے میں۔

(3) یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ اسلام اپنا عقیدہ جبراً کسی پر مسلط نہیں کرتا اور ہر گروہ کی مذہبی آزادی کو تسلیم کرتا ہے۔

(4) یہ حقیقت اچھی طرح سامنے آجائے کہ اسلام ہی ہر فرد کے لیے موجب خیر وفلاح ہے۔

(5) معروف کے فروغ اور منکر کے ازالہ میں اہل وطن کا عملی تعاون حاصل ہو۔

(6) شرک، الحاد اور دیگر باطل نظریات کا خلافِ حق ہونا ان پر واضح ہو جائے

(7) مسجد اور مدرسہ کی سرگرمیوں سے واقفیت کے لیے برادران وطن کو مدعو کیا جائے۔ نماز جمعہ، عیدین، تراویح وغیرہ کے مواقع پر بھی ایسے پروگرام رکھے جاسکتے ہیں۔

(8) برادران وطن کے لیے درس قرآن کی محفلوں کا انعقاد کیا جائے۔

اھداف

(1) جماعت اپنے ارکان و کارکنان کے ذریعہ برادرانِ وطن تک دین کا پیغام اس طرح پہنچائے گی کہ فی رکن وکارکن کم سے کم پانچ برادران وطن پیغامِ حق سے واقف ہو جائیں، جن میں بیس فی صد بااثر طبقے سے متعلق ہوں۔

(2) جماعت اجتماعی طور پر دعوت کا کام اس طرح انجام دے گی کہ جماعت کی افرادی طاقت سے بیس گنا تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچ جائے۔

(3) معاون بنانے کی کوششیں اس طرح کی جائیں گی کہ جماعت کی افرادی طاقت کے مساوی تعداد میں برادران وطن معاون بن جائیں۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) ہر رُکن و کارکن کم از کم 5 برادرانِ وطن تک بالخصوص بااثر طبقہ (یعنی مذہبی رہنما، صحافی حضرات، وکلاء، ججس، پولس اسٹاف، ادیب، فرقہ پرست تنظیموں کے ذمہ داران اور سرکاری ذمہ داران) تک قرآن وسیرت کا پیغام اس طرح پہنچائے گا کہ وہ پیغامِ حق سے واقف ہو جائیں۔ [حلقہ کا میقاتی ہدف: مرد 61,600، خواتین 22,100 جملہ 83,700]

(2) ہر رکن و کارکن 4 وطنی فیملیوں سے ربط بھی رکھے گا۔ [حلقہ کا میقاتی ہدف: مرد 49,280، خواتین 17,680۔ جملہ 66,960]

(3) ہر رکن و کارکن، برادرانِ وطن سے دوستی و میل جول بڑھائے گا اس کے لیے درج ذیل طریقے وذرائع اختیار کرے گا:

دعوت طعام، ٹی پارٹی، افطار پروگرام، عیدملن پروگرام، تحفہ وتحائف، خوشی وغم کے موقعوں پر ملاقاتیں وغیرہ۔

(4) رفقاءِ جماعت وطنی بھائیوں اور بہنوں میں ہفت روزہ ''شودھن''، ''کانتی'' اور ''ریڈینس'' کو عام کرنے اور دعوتی ویب سائٹس و اسلامک انفارمیشن سینٹر (IIC) سے انہیں منسلک کرنے کی کوشش کریں گے۔

(5) ہر فردِ جماعت میقات میں کم از کم ایک وطنی بھائی کو معاون بنانے کی کوشش کرے گا۔

(6) رفقائے جماعت جو مراٹھی نہیں جانتے وہ اسے سیکھ کر اس میں اچھی صلاحیت بہم پہنچائیں گے۔

برائے مقام

(1) ہر مقام، اسلام کی دعوت و تعارف، اسلام اور مسلمانوں سے متعلق غلط فہمیوں و بدگمانیوں کے ازالے اور اسلام کے تصورات مثلاً تکریم انسانیت اور انسانی مساوات کو عام کرنے کے لیے درج ذیل طریقے و ذرائع اختیار کرے گا :

وفود کی شکل میں دعوۃ فیلڈ ورک، بک اسٹال، خطابِ عام، کارنر میٹنگ، ہاسپٹل وزٹ، مسجد و مدرسہ پر تیچئے پروگرام، دعوۃ ایگزیبیشن، عید ملن پروگرام، جیل میں پروگرام، پیغمبر پر تیچئے پروگرام، اخبارات میں مضامین، آٹو رکشہ دعوتی کِٹ و بینرس، گاؤں میں پروچن، پریشت کتھائیں اور چھوٹے گاؤں میں دعوتی فیلڈ ورک وغیرہ۔

(2) مقامی جماعتیں اور حلقہ کارکنان وطنی بھائیوں و بہنوں کے لیے ماہانہ دعوتی اجتماع یا قرآن پروچن کا لازماً اہتمام کریں گے۔

(3) مقامی جماعتیں اپنے مقام پر برادرانِ وطن کے کسی ایک ادارے کو متعین کر کے دعوتی سرگرمیوں کو مرکوز کریں گی۔

(4) بڑے شہروں میں درجِ ذیل ذرائع و طریقے اختیار کیے جائیں گے۔

مذہبی عبادت گاہوں میں انٹر فیتھ ڈائیلاگ، سیمپوزیم، پولس اسٹیشنوں میں پروگرام، پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا، ٹی وی ٹاک شوز اور مسجد پر تیچئے پروگرام وغیرہ۔

(5) ممبئی میٹرو میں بالی ووڈ سے متعلق افراد تک دعوت پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

(6) بڑے شہروں میں بھائیوں اور بہنوں کے لئے جز وقتی ''تعلیم و تربیت گاہ'' قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(7) پسماندہ طبقات، مائناریٹیز اور مختلف NGOs سے دعوتی روابط رکھے جائیں گے۔

(8) جماعت کے دعوتی کام کا تعارف کرانے اور اس کام کی اہمیت و ضرورت پر گفتگو، نیز تعاون

کے حصول کی غرض سے علماءِ کرام نیز با اثر مسلم شخصیات سے ملاقاتیں کی جائیں گی۔

(9) دعوتی کام کرنے والے دیگر مسلم گروپس سے تعاون کیا اور لیا جائے گا۔

(10) ملت کے افراد بالخصوص نوجوانوں میں جذبہ ءدعوت کو اُبھارا جائے گا، اُن کو دعوتی مواد فراہم کیا جائے گا اور اُن کو عملی داعی بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

(11) ہر مقام اپنی ضرورت کے مطابق مراٹھی مقررین کی تیاری کو یقینی بنائے گا۔

برائے حلقہ

(1) اسلام کے تعارف، مسلمانوں اور تحریک اسلامی سے متعلق غلط فہمیوں و بدگمانیوں کے ازالے نیز انسانی مساوات کے تصور کو واضح کرنے کے لیے حلقہ کی سطح پر متعینہ ٹیم با اثر شخصیات (جیسے سماجی و مذہبی رہنما و طبقات اور اداروں کے ذمہ داران، سرکاری عہدیداروں، ڈاکٹرس، پروفیشنلس ،ججس ، بزنس ایکزیکیٹیوز ،صحافی حضرات، دانشوران و مصنفین ،سیاست داں اور سماجی و نوجوان قائدین) سے ملاقات و روابط کا اہتمام کرے گی اور حسب ضرورت ان کے ساتھ نشستوں کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

(2) حلقہ میں 100 ایسے داعی و مقرر حضرات تیار کیے جائیں گے جو زبان و معلومات کی بنیاد پر سامعین کو غور و فکر پر آمادہ کر سکیں۔

(3) حلقہ کی سطح پر مرد و خواتین کے لیے علاقائی بنیاد پر درج ذیل کے مطابق کیمپس منعقد کیے جائیں گے۔ (i) داعیان تیاری کیمپ (ii) مراٹھی مقررین تیاری کیمپ۔

(4) حلقہ کے 10 مقامات پر بڑے پیمانے پر ’’پبلک قرآن پروچن‘‘ کے پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

(5) حلقہ کی سطح پر ایک دعوتی مہم منائی جائے گی۔

(6) ریاست کے تناظر میں برادرانِ وطن کے ایشوز اور نفسیات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے نیا

دعوتی لٹریچر تیار کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(7) مقامات سے معاون سازی اس طرح کروائی جائے گی کہ میقاتِ رواں میں جماعت کی افرادی قوت کے مساوی اضافہ ہو جائے۔[حلقہ کا میقاتی ہدف: مرد 12,320 ،خواتین 4,420، جملہ 16,740]

(8) حلقہ میں قائم دعوتی ویب سائٹس اور اسلامک انفارمیشن سینٹر (IIC) کو مستحکم کیا جائے گا اور ان سے استفادہ کے سلسلے میں وقفے وقفے سے نتیجہ خیز مہمات بھی چلائی جائیں گی۔

(9) ہدایت یافتہ افراد کی تعلیم و تربیت کے مراکز کو منظّم و مستحکم کیا جائے گا۔

(10) دعوتی مقاصد کے حصول کے لئے ویڈیو کلپس بنانے اور ویب سیریز چلانے کے لیے منصوبہ بنایا جائے گا۔

(11) 5 مذہبی مقامات پر دعوتی مراکز کے قیام کی کوشش کی جائے گی۔

اسلامی معاشرہ

پالیسی

(الف) جماعت، امت کے درمیان اسلام کے صحیح اور جامع تصور، نیز انفرادی و اجتماعی زندگی میں اس کے تقاضوں کو حکمت کے ساتھ، اس طرح واضح کرے گی کہ مسلمانوں کے اندر آخرت کی جواب دہی کا احساس، رضائے الٰہی کی طلب اور محبت و اطاعت رسول ﷺ کا جذبہ بیدار ہو، ان کی زندگیاں فکر و عمل کی خرابیوں اور شرک و بدعت کی آلائشوں سے پاک اور اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہوں۔ ان میں اپنے خیر امت ہونے کا شعور پیدا ہو، وہ کتاب و سنت کی بنیاد پر متحد ہو کر شہادت حق کا فریضہ انجام دے سکیں اور اپنے

نصب العین، اقامتِ دین کے تقاضے پورے کرسکیں۔

(ب) جماعت کی کوشش ہوگی کہ خاندان کی تعمیر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہو، بچوں اور نوجوانوں کی اسلامی تربیت کا انتظام ہواور انہیں مغربی اور مشرکانہ ثقافت کے اثرات سے بچایا جائے۔خواتین کے حقوق وفرائض کا صحیح شعور عام ہو، معاشرہ میں ان کا حقیقی مقام انھیں حاصل ہواور وہ معروف کے قیام اور منکر کے ازالہ میں اپنا کردار ادا کریں۔

(ج) کوشش کی جائے گی کہ اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے لیے مساجد، مکاتب، دارالقضا اور دیگر سماجی اور رفاہی ادارے قائم ہوں اور وہ اسلامی قدروں کے آئینہ دار ہوں۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت کوشش کرے گی کہ :

(1) مسلمانوں میں قرآن وسنت سے استفادے کا مزاج عام ہو۔

(2) مسلم معاشرے میں اقامت صلوٰۃ، ایتاءِ زکوٰۃ اور دیگر فرائض کی ادائیگی کا اہتمام ہو۔

(3) باہمی کش مکش اور مسلکی تعصب سے بلند ہوکر وہ درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کریں۔

(4) مسلمانوں پر اسلامی اجتماعیت کی اہمیت وضرورت واضح ہواور اس کے فیوض و برکات سے وہ آگاہ ہوں۔

(5) مسلم نوجوانوں کو مقصد زندگی سے باخبر کیا جائے اور ان کی صلاحیتوں کے مثبت اور تعمیری استعمال کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

(6) مساجد، مسلمانوں کی تعلیم وتربیت اور اجتماعی امور کی انجام دہی کا مرکز بنیں۔

(7) ملت کے سماجی، تعلیمی و رفاہی ادارے اسلامی قدروں کے پابند ہوں ،مثلاً امانت و دیانت، عدل وقسط، تکریم انسانیت، شفافیت، شورائیت، اصول اور ضابطوں کی پابندی اور حسن کارکردگی۔

(8) رشتوں کے انتخاب کے اسلامی معیار، نکاح کے اسلامی آداب، جہیز کے مطالبے کی قباحت، فضول خرچی کی مضرت، بچوں کی تعلیم و تربیت کے اصولوں اور وراثت کے شرعی قواعد سے مسلمان واقف ہوں اور معاشرے میں اسلامی تعلیمات پر عمل درآمد کا اہتمام ہو۔

(9) زوجین میں کشیدگی کے ازالے کے لیے اسلامی ہدایات سے مسلمانوں کو واقف کرایا جائے، جن میں اصلاحی تدابیر، تحکیم اور طلاق کا مسنون طریقہ اور خلع کے آداب شامل ہیں۔تنازعات کی صورت میں دارالقضاء کی طرف رجوع کیا جائے۔

(10) کونسلنگ کے مراکز، اصلاحی کمیٹیوں، شرعی پنچایتوں اور دارالقضاء کا قیام عمل میں لایا جائے۔

(11) زکوٰۃ وعشر کے اجتماعی جمع وصرف کے نظم پر مسلمان آمادہ ہوں، خصوصاً منتخب مقامات یا حلقوں میں زکوۃ کا اجتماعی نظم قائم کیا جائے۔

(12) خطبات جمعہ کو مؤثر بنانے کے لیے حلقوں کی سطح پر خطبات کی تیاری اور ائمہ مساجد تک ان کی ترسیل کا نظام قائم کیا جائے۔

(13) مثالی اسلامی بستیوں کا قیام ہو۔

اھداف

(1) جماعت مسلمانوں میں دین کے جامع تصوّر کو اس طرح عام کرے گی کہ وہ اپنے نصب العین (اِقامتِ دین) اور اس کے تقاضوں سے وقف ہو جائیں۔ جماعت کی افرادی قوّت سے دس گناہ تعداد تک یہ جامع پیغام پہنچ جائے۔

(2) اسلام کی عائلی تعلیمات کی بُنیاد پر شادی سے قبل تعلیم و تربیت کے پروگرام اس طرح چلائے جائیں گے کہ دس ہزار لڑکے لڑکیاں یہ کورس مکمل کرلیں۔

(3) مساجد کوان کے حقیقی کردار کی ادائیگی کی طرف اس طرح متوجہ کیا جائے گا کہ میقات کے اختتام تک ایسی مساجد کی تعداد دوگنی ہوجائے اور ہر مقامی جماعت میں کم از کم دو مساجد اس معیار کو پہنچ جائیں۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) وابستگانِ جماعت بحیثیت قوّام اپنے گھر کو ''اسلامی گھر'' بنائیں گے اور اپنے اہل وعیال کو اس طرح تیار کریں گے کہ وہ تحریک اسلامی سے وابستہ ہوکر ملک وملّت اور اسلام کے لئے قوت کا ذریعہ بن سکیں۔

(2) ہر رُکن وکارکن قرآن وسُنّت سے گہرا تعلق قائم کرے گا اور مہینے میں کم از کم 2 افراد کو دروس قرآن وحدیث کے حلقے سے جوڑنے کی کوشش کرے گا۔

(3) ہر رکن وکارکن، ملّت کے 10 افراد سے روابط وتعلقات قائم کرے گا اور انہیں قرآن وسُنّت سے وابستہ کرنے اور اپنے مقصد زندگی کے حصول کی خاطر جہد وجہد پر آمادکرنے کی کوشش کرے گا۔[حلقہ کا میقاتی ہدف: مرد 1,23,200، خواتین 44,200، جملہ 1,67,400]

(4) ہر رکن وکارکن کوشش کرے گا کہ اپنے محلے کی مسجد کے اِمام اور انتظامیہ کے ذمہ داران سے ربط وتعلق قائم ومستحکم ہو اور حسب موقع مسجد کے امور ومعاملات میں اپنی خدمات بھی پیش کرے گا۔

(5) ہر رکن وکارکن اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے سلسلے میں مختلف ذرائع اختیار کرے گا، جیسے انفرادی ملاقات، تقسیمِ لٹریچر، سوشل میڈیا، لٹریچر کِٹ وغیرہ۔

برائے مقام

(1) مقامی جماعت وحلقہ کارکنان محلّہ کی سطح پر درس اوراسٹڈی سرکلس کا اہتمام کریں گے۔

(2) مقامی جماعتیں اسلام کی عائلی تعلیمات کی بنیاد پر تعلیم وتربیت کے پروگرام سال میں ایک مرتبہ اس طرح چلائیں گی کہ ہر مقامی جماعت میں 200 لڑکے لڑکیاں شادی سے قبل یہ کورس مکمل کرلیں۔ان پروگراموں کا خاکہ شعبہ اسلامی معاشرہ فراہم کرے گا۔

(3) ہر مقامی جماعت اس بات کی کوشش کرے گی کہ منتخب مساجد، مسلمانوں کی تعلیم وتربیت اوراجتماعی امور (جیسے تعلیم ،معاش اورصحت سے متعلق امور) کی انجام دہی کے مراکز بن سکیں۔کوشش کی جائے گی کہ ہر مقام کم ازکم ایک مسجد اور بڑی جماعتیں دو سے زائد مساجد کواس کام کے لیے متعین کرے۔

(4) مقامی سطح پر مساجد کی انتظامی کمیٹیوں یا ائمہ مساجد کا وفاق تشکیل دیا جائے گا اوراس کے ذریعے مشترکہ پروگرام طے کرکے مطلوبہ مقاصد کے حصول کی کوشش کی جائے گی۔

(5) مقامی جماعتیں اورحلقۂ کارکنان اپنے مقام پر دینی مکاتب کوقائم کرنے کی کوشش کریں گے۔قائم شدہ مکاتب کومنظّم ومستحکم کیاجائے گا۔

(6) مقامی جماعتیں اورحلقہ کارکنان درج ذیل موضوعات کے تحت ہر سال علاحدہ علاحدہ ہفتہ جات یایوم کےاہتمام کی کوشش کریں گے۔

(i) قرآن (ii) صلوٰۃ (iii) سیرت وتاریخ اسلام (iv) نکاح کوآسان کرو

(7) ہر مقام''اصلاح معاشرہ'' کےعنوان سے میقات میں 2 اجتماعات منعقدکرے گا تا کہ مغربی کلچر سے مرعوبیت ،مقصد زندگی سے بے خبری اورنئی نسل کی دین سے دوری کا سدِ باب ہوسکے۔

(8) ہر مقام اپنی سطح پر ملّت میں اجتماعی نظم زکوۃ وعشر کاشعور پیدا کرنے کے لئے پروگرام منعقد

کرے گا۔

(9) مقامی جماعتیں عازمین حج کے لئے تربیتی اجتماعات کے انعقاد کی کوشش کریں گی۔

(10) مقامی جماعتیں کوشش کریں گی کہ مقامی سطح پر ''مجلس العلماء تحریک اسلامی مہاراشٹر'' کی شاخ قائم ہو جائے۔

(11) ہر مقامی جماعت وحلقہ کارکنان جماعتی وفود تشکیل دیں گے اور اس کے نظام کو منظّم و مستحکم کریں گے۔

(12) درج ذیل جماعتیں اپنے مقام پر مثالی اسلامی بستی کے قیام کی کوشش کریں گی۔

(i) چاکھل وردھا (ضلع ایوت محل) (ii) اورنگ آباد ٹائمنر کالونی (شہر اورنگ آباد)

(iii) ہتھرون (ضلع اکولہ) (iv) پیپل گاؤں راجہ (ضلع بلڈانہ)

(v) فیض پور (ضلع جلگاؤں)

(13) ہر مقام میقات رواں میں کم از کم ایک مرتبہ خواتین کے لئے ''شرعیہ کانفرنس'' منعقد کرے گا۔

(14) مقامی جماعتیں شرعی پنچایت کے قیام کی کوشش کریں گی۔

(15) جماعت کی پالیسی اور اس کے تقاضوں کی تکمیل کے لئے ہر مقام درج ذیل طریقے و ذرائع اختیار کرے گا :

اجتماعی ملاقات، لٹریچر کی تقسیم، قرآن و حدیث کے دروس، ہفتہ وار وعمومی اجتماعات، لائبریری، خطاباتِ عام، خطباتِ جمعہ وعیدین، کارنر میٹنگ، گشتی لائبریری وغیرہ۔

(16) اخبارات میں مضامین، ٹی۔وی اور ریڈیو نشریات کے ذریعے عائلی اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

برائے حلقہ

(1) حلقے میں قائم شدہ کونسلنگ سینٹرز کو مزید فعال و بہتر بنایا جائے گا اور 16 نئے مقامات پر سینٹرز قائم کیے جائیں گے۔

(2) منتخب نئے مقامات پر ''مجلس العلماء تحریک اسلامی مہاراشٹر'' کی شاخیں قائم کی جائیں گی اور قائم شدہ شاخوں کو مستحکم کیا جائے گا۔

(3) حلقے کے 4 منتخب مقامات پر دارالقضاء کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

(4) حلقے کی جانب سے میقات میں ایک مرتبہ ضلعی سطح پر اسلامی معاشرے کے عنوان پر یک روزہ اجتماعاتِ عام منعقد کیے جائیں گے۔

(5) مرکزی مہم ''رجوع الی القرآن'' کا اہتمام حلقے کی سطح پر کیا جائے گا۔

(6) دینی مدارس کی فارغات کے لئے میقات میں 2 ریاستی کیمپس منعقد کیے جائیں گے۔

(7) فارغین مدارس عربیہ اور ائمہ مساجد کے لئے منعقد ہونے والے مرکز کے کیمپوں میں حلقہ مہاراشٹر سے علماء وائمہ کو روانہ کیا جائے گا۔

(8) خطبات جمعہ کو مؤثر بنانے کے لئے حلقے کی سطح پر خطبات کی تیاری اور ائمہ مساجد تک ان کی ترسیل کا نظام قائم کیا جائے گا۔

(9) مناسب رشتوں کی رہنمائی کے لئے جہاں ممکن ہو وہاں رشتہ ونسبت سے متعلق کیمپوں کا انعقاد کیا جائے گا۔

(10) دینی مکاتب کے نصاب اور اس کے منجملہ نظام کو از سرِ نو ترتیب دیا جائے گا۔

(11) اسلامی تعلیمات پر مبنی معاشرتی زندگی کے نمایاں پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کے لئے ویڈیو کلپس اور تقاریر وغیرہ تیار کی جائیں گی۔

(12) بڑے شہروں ممبئی، بھیونڈی، کلیان، ممبرا، اورنگ آباد، جالنہ، ناندیڑ، پربھنی، جلگاؤں،

اکولہ، ناگپور وغیرہ میں زکوٰۃ دہندگان اور عمائدین کی نشستوں کا اہتمام کیا جائے گا اور انہیں اجتماعی نظامِ زکوٰۃ کی اہمیت سے واقف کروایا جائے گا۔

اُمت کا تحفظ اور ترقی

پالیسی

جماعت مسلمانوں کا اعتماد بحال کرے گی کہ وہ ہر قسم کے حالات میں اللہ کے دین پر قائم رہیں، اسلامی تہذیب سے اپنی وابستگی کو پختہ کریں، جان و مال کے تحفظ، شہری حقوق کی حفاظت اور دینی تشخص کی بقا کیلئے مل جل کر کوشش کریں، مظالم اور زیادتیوں کا جائز طریقوں سے مقابلہ کریں، مظلوموں کے ساتھ کھڑے ہوں اور ان کی دادرسی کریں۔ جماعت کی یہ بھی کوشش ہوگی کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق تعلیم، معیشت اور صحت عامہ کے محاذوں پر امت ترقی کرے۔ اس جانب، مسلمانوں کو بھی اجتماعی جدوجہد پر آمادہ کیا جائے گا۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت کوشش کرے گی کہ:

(1) مسلمان، اپنی جان و مال اور عزت و آبرو پر ہونے والے حملوں کا دفاع کرنے کے لیے آئینی و شرعی حدود کے اندر، تمام ضروری تدابیر اختیار کریں اور اس سلسلے میں ملک کے تمام انصاف پسند عناصر کا تعاون حاصل کریں۔

(2) اوقاف کے تحفظ اور ان کی آمدنی کے صحیح استعمال کے سلسلہ میں، حکومت اور متولیان اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ ہوں۔

(3) حکومتی مشنری کے غیر قانونی اقدامات کے شکار افراد کو قانونی امداد فراہم کی جائے۔اس کے ساتھ عامۃ الناس کو ان قانونی تحفظات سے بھی واقف کرایا جائے جو اصولاً ہر شہری کو حاصل ہیں۔

(4) مسلمانوں کی معاشی ترقی اور استحکام کے لیے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں۔

(5) اوقاف کے تحفظ اور استحکام کے لیے حلقوں کی سطح پر سیل کا قیام عمل میں لایا جائے۔

(6) ملت کے پروفیشنلز، دانش وروں، بیوروکریٹس، قانون دانوں، صنعت کاروں اور تجارتی اداروں سے موثر ربط ہو اور ملت کے تحفظ و ترقی کے لیے ان کی خدمات کا حصول ممکن ہو سکے۔

(7) حلقوں میں ایسے گروپ تشکیل دیے جائیں گے جو مسلمانوں اور دیگر کم زور اور مظلوم طبقات پر مظالم کے خلاف فوری متحرک ہوسکیں اور ضروری قانونی، سیاسی اور سماجی اقدامات کریں۔

اهداف

(1) جماعت ملتِ اسلامیہ کے افراد کو معاشی طور پر اس طرح مستحکم کرے گی کہ فی رکن ایک ضرورت مند فرد برسر روزگار ہو جائے۔

(2) جماعت روزگار کے سلسلے میں رہ نمائی اور فنّی تعلیم کی فراہمی کے لیے اس طرح کوشش کرے گی کہ ہر حلقہ کی کم از کم پانچ فی صد مقامی جماعتوں میں ان کاموں کے لیے فلاحی ادارے قائم ہو جائیں۔

(3) جماعت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ مسلمانوں کے لیے سرکاری رفاہی اسکیموں کے بجٹ کا صد فی صد استعمال ہو۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) ہر رکن و کارکن اپنی جان و مال اور کسی بھی دنیاوی نقصان کے مقابلے میں ایمان اور عزت و آبرو کی حفاظت کے شعور اور یقین کو مضبوط کرے گا اور موقع آنے پر اس کا مظاہرہ کرے گا۔

(2) ہر رکن و کارکن اپنی جان و مال کی حفاظت اور بنیادی شہری حقوق کی حفاظت کیلئے تمام شرعی و قانونی تدابیر سے واقفیت حاصل کرے گا اور حسب ضرورت انھیں اختیار کرے گا۔

(3) ہر رکن و کارکن مغربی اور فسطائی تہذیب کے اثرات (ویلنٹائین ڈے، سوریہ نمسکار اور وندے ماترم وغیرہ) سے خود کو اور اپنے افراد خاندان کو محفوظ رکھے گا۔

(4) ہر رکن و کارکن اپنے اور افراد خاندان کی صحت اور جسمانی تربیت پر خصوصی توجہ دے گا۔

(5) ہر رکن میقات میں کم از کم ایک بے روزگار شخص کو روزگار سے لگائے گا۔[حلقہ کا میقاتی ہدف: مرد 1320، خواتین 420، جملہ 1740]۔ کارکنان بھی اس ضمن میں بھرپور کوشش کریں گے۔

برائے مقام

(1) تمام مقامی جماعتیں ملت میں ایمان کی حفاظت اور دینی و تہذیبی تشخص کی بقا اور شعور کی بیداری کیلئے سہ ماہی پروگرام کا اہتمام کریں گی۔ اہم شہروں اور قصبات کی جماعتیں اس کام کیلئے مشترکہ ملی فورمس تشکیل دیں گی۔

(2) کوشش کی جائے گی کہ ہر مقام پر فسطائی طاقتوں اور حکومتی مشنری کے مظالم اور غیر قانونی

اقدامات کے شکار افراد کو فوری قانونی اور اخلاقی مدد فراہم ہو۔اس کام کے لئے لیگل ایکٹوسٹ تیار کئے جائیں گے۔

(3) میڈیا،سول سروسیز کے مضامین اور قانون میں اعلیٰ تعلیم کیلئے حلقہ کی 50 فیصد مقامی جماعتیں کم از کم ایک،ایک طالب علم کو متوجہ کریں گی۔ تربیت،رہنمائی اور مدد فراہم کریں گی۔

(4) اوقاف کے تحفظ اور اس کی آمدنی کے صحیح استعمال کیلئے حکومت اور متولیان کو متوجہ کرنے کیلئے منتخب مقامات پر خصوصی پروگرام لئے جائیں گے۔

(5) مقامی جماعتیں صحت وجسمانی تربیت کے لئے جمنازیم کے اہتمام کی کوشش کریں گی۔

برائے حلقہ

(1) ملت کے دین وایمان اور تہذیبی تشخص کے تحفظ کیلئے علماءِ کرام اور دینی جماعتوں کے ساتھ ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کیا جائے گا اور اسے ملت میں عام کیا جائے گا۔

(2) ملت اور مظلوم طبقات کی جان ومال اور عزت وآبرو پر حملوں کے خلاف شرعی وقانونی مدد کیلئے 10 منتخب شہروں میں مسلم پروفیشنلز، بیوروکریٹس، قانون داں اور صنعت کاروں وغیرہ پر مشتمل متحدہ فورمس تشکیل دیے جائیں گے۔

(3) مقامی جماعتیں طلباء وطالبات کے لئے جماعتی ونیم جماعتی تعلیمی اداروں میں NCC کے قیام اور مارشل آرٹس کی تربیت کا اہتمام کریں گی۔

(4) حلقہ میں قائم شعبہ صنعت وتجارت کو مزید مستحکم کیا جائے گا۔نیز 20 نئے مقامات پر شعبہ کی شاخیں قائم کی جائیں گی۔

(5) جماعت کے ریاستی ''شعبہ اوقاف'' کو مستحکم کیا جائے گا۔اوقافی جائیدادوں کی حفاظت اوران کے صحیح استعمال کے ضمن میں بیداری کیلئے کتابچہ اور فولڈر شائع کیا جائے گا۔

(6) بے گناہ افراد کی رہائی کیلئے خصوصی لائحہ عمل کو APCR کے تعاون سے روبہ عمل لایا جائے گا۔

(7) ملت میں خود حفاظتی قانون، بنیادی شہری حقوق، پولیس اور عدالتی نظام کے بنیادی قوانین سے واقفیت کیلئے APCR کے تعاون سے منتخب مقامی جماعتوں میں ورکشاپس کا انعقاد کرایا جائے گا۔

(8) ملت کے مسائل پر نمائندگی کیلئے ممبران اسمبلی سے رابطہ مضبوط کیا جائے گا اور ان کا عملی تعاون کیا جائے گا۔

ہندوستانی سماج

پالیسی

ہندوستانی سماج ایک مذہبی اور روحانی سماج ہے۔ اس کی مثبت خصوصیات اور اچھی قدروں کو باقی رہنا چاہیے۔ جماعت، مذہبی رہ نماؤں کے تعاون سے ان خرابیوں کو دور کرنے کے لیے کوشاں ہوگی جو سماج میں پیدا ہوگئی ہیں مثلاً ظلم واستحصال، بددیانتی، مکروفریب، اونچ نیچ اور عصبیت، اوہام پرستی، بے حیائی، قتل ناحق، قتل اولاد، جہیز کے لیے جبر، لڑکیوں کی حق تلفی، جوا، شراب، سود، اسراف اور صارفیت۔

جماعت ہندوستانی سماج کے مختلف مذہبی گروہوں کے مابین پائی جانے والی دوریوں، افتراق وانتشار اور تصادم وکش مکش کی فضا کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی، باشندگانِ ملک کے درمیان صحت مند روابط قائم کرائے گی۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی، رواداری اور احترامِ انسانیت کی ترغیب دے گی۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت کوشش کرے گی کہ:

(1) شہریوں کے درمیان بہتر روابط کے لیے فورم قائم ہوں، مثلاً سد بھاونا منچ، دھارمک جن مورچہ۔

(2) حکومت و انتظامیہ کو اس کی ذمہ داری یاد دلائی جائے کہ قانون کے احترام کو یقینی بنائے اور امن و امان برقرار رکھے۔

(3) معروفات کے فروغ اور منکرات کے ازالے کے لیے انجمنیں اور کمیٹیاں قائم کی جائیں، جن میں تمام شہریوں کا تعاون حاصل کیا جائے۔

(4) مختلف ریاستوں میں شراب بندی کی خاطر (زمینی سطح پر اور سوشل میڈیا کے توسط سے) عوامی بیداری اور کونسلنگ کا کام کیا جائے اور لوگوں کو شراب ترک کرنے پر آمادہ کیا جائے۔

اھداف

مختلف مذاہب کے پیرووں اور طبقات کے درمیان دوریوں کو رفع کرنے اور غلط فہمیوں کے ازالے کا کام اس طرح کیا جائے گا کہ ہر مقامی جماعت میں ایک بستی میں پُر امن ماحول قائم ہو جائے۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) ہر فرد جماعت ہندوستانی سماج کی مثبت خصوصیات اور اچھی قدروں کو باقی رکھنے کیلئے اپنے محلّہ بستی، شہر کے مذہبی رہنماؤں اور خیر پسند افراد کے ساتھ مل کر معروفات کے فروغ اور منکرات کے ازالے کے لئے کام کرے گا۔

(2) ہر فرد جماعت فرقہ پرست وفسطائی رجحانات، اونچ نیچ، عصبیت اور اوہام پرستی کی مخالفت کرے گا۔

(3) ہر فرد جماعت درج ذیل سماجی خرابیوں کے ازالے کے لیے اپنا مؤثر رول ادا کرے گا : ظلم واستحصال، بددیانتی، فریب، بے حیائی، قتل ناحق، قتل اولاد، جہیز کے لیے جبر، لڑکیوں کی حق تلفی، جوّا، شراب، سود، اسراف، صارفیت اور موبائل کا بے جا استعمال وغیرہ۔

برائے مقام

(1) پرامن فضا کے قیام کے لئے ہر مقامی جماعت کوشش کرے گی کہ مقامی سطح پر ''سد بھاؤنا منچ'' قائم ہو جائے۔

(2) ہر مقامی جماعت بستی، محلّہ، کالونی، اپارٹمنٹ، وغیرہ میں ملی جلی کمیٹی کا قیام عمل میں لائے گی۔

(3) مقامی جماعتیں، دختر کشی، جوا، شراب، جہیز کے لیے جبر، منشیات کا استعمال، مہلک امراض اور غذائیت کی کمی جیسے بنیادی مسائل پر سماجی تنظیموں، اداروں اور NGO's کے ساتھ مل کر کام کریں گی۔ بطور خاص خواتین اور نوجوانوں کے ذریعہ ان مسائل کے حل کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں گے۔

(4) ریاستی حکومت کے تحت بنائے جانے والے ''آدرش گاؤں'' کی اسکیم کے نفاذ میں حتی المقدور تعاون کیا جائیگا۔ جماعت کی خصوصی کوشش ہوگی کہ ان مثالی بستیوں میں شراب اور دیگر منشیات کا مکمل خاتمہ ہو جائے۔

برائے حلقہ

(1) ریاست میں پر امن فضاء کے قیام کے لئے حلقہ کی سطح پر ''سد بھاؤنا منچ'' قائم کیا جائے گا۔ مقامی جماعتوں کے تعاون سے اسکی 100 شاخیں قائم کی جائیں گی۔

(2) حلقہ کی سطح پر ''دھارمک جن مورچہ'' کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور اسے متحرک رکھنے کی کوشش کی جائے گی۔

(3) حلقہ کی سطح پر ''FDCA'' کو مستحکم کیا جائے گا۔

(4) 25 منتخب مقامات پر حکومت کی جانب سے شراب اور منشیات کو مکمل طور پر ختم کر کے مثالی بستیاں بنانے کی اسکیم میں تعاون کیا جائے گا۔

(5) ریاست کے اہم سماجی مسائل پر تحریک اسلامی کا موقف (ڈسکورس) مرتب کر کے عوامی فورمس میں زیر بحث لایا جائے گا۔

قیام عدل و قسط

پالیسی

(الف) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جماعت عدل و قسط، امن و سلامتی اور معروف اخلاقی قدروں کی بنیاد پر ملک کی ہمہ جہت تعمیر و ترقی کے لیے سعی کرے گی۔ جماعت کوشش

کرے گی کہ نظامِ حکم رانی کے آزاد اداروں کی خود مختاری محفوظ رہے، دستورِ ہند کی انسانی قدریں اور آزادیٔ فکر و عمل باقی رہیں اور شہری حقوق کا احترام ہو۔ قانون شکنی کے رجحان کے خلاف جماعت آواز بلند کرے گی اور قانون کے احترام کی طرف توجہ دلائے گی۔

جماعت ملکی سیاست میں صالح اقدار کے فروغ اور کم زور طبقات اور محرومین کی دادرسی کی کوشش کرے گی۔

جماعت عالمی استعمار، سرمایہ دارانہ نظام اور جارحانہ قوم پرستی کے تسلط سے ملک کو بچانے کے لیے تمام خیر پسند عناصر کا تعاون حاصل کرے گی۔

(ب) عالمی سطح پر جماعت سیاسی، معاشی اور تہذیبی استعمار سے آزادی، جبر و استبداد سے نجات، انسانی حقوق کے احترام، عدل و انصاف اور امن عالم کے قیام کی تائید کرے گی۔ عالم اسلام میں عوامی امنگوں کی ترجمان تحریکیں، جو معاشرے کی اسلامی خطوط پر تعمیر کے لیے کام کر رہی ہیں، جماعت ان کی تائید کرے گی اور اُن پر جو مظالم ہو رہے ہیں اُن کے خلاف آواز بلند کرے گی۔ جماعت عالم اسلام کو مسلکی و گروہی انتشار اور استعماری قوتوں کی ریشہ دوانیوں سے بچانے کی حتی الوسع کوشش کرے گی۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت کوشش کرے گی کہ:

(الف)

(1) جماعت اسلامی ہند اس امر کی کوشش کرے گی کہ تمام باشندگان ملک مل کر ایک ایسی فضا کو فروغ دیں جو اخلاقی قدروں پر مبنی ہو، جہاں عدل و انصاف عام ہو، اور جہاں ناروا معاشرتی و معاشی امتیازات مٹ جائیں۔ اس کے لیے جماعت اسلام کی رہ نمائی فراہم کرے گی۔

(2) فرقہ پرستی اور فسطائیت کے انسداد کے لیے جماعت ہر سطح پر بھرپور کوشش کرے گی، نیز جمہوری قدروں کے فروغ اور ملک کی مختلف تہذیبی اکائیوں کے ساتھ عدل وانصاف کے لیے رائے عامہ ہموار کرے گی اور اس سلسلے میں قانون ساز اداروں کے انتخابات میں صحیح خطوط پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرے گی۔

(3) جماعت تشدد اور قانون شکنی کے رجحانات اور لاقانونیت کی روک تھام کے سلسلے میں حکومت کی غفلت و نافرض شناسی کی مذمت کرے گی۔ قانون کے احترام کی ضرورت اور انتظامیہ میں حسّاسیت اور احساس ذمہ داری کی اہمیت کو اجاگر کرے گی۔

(4) جماعت ملک کی خارجہ پالیسی پر استعماری طاقتوں کے بڑھتے ہوئے اثرات اور جارح حکومتوں سے قربت کی مخالفت کرے گی اور آزاد و منصفانہ رویہ اختیار کرنے کی طرف متوجہ کرے گی۔

(5) جماعت موجودہ سیاسی، معاشی اور تعلیمی پالیسیوں کا منصفانہ متبادل پیش کرے گی اور سرمایہ دارانہ استحصال کی نفی کرے گی۔

(6) خواتین پر ہونے والے مظالم اور قتل جنین کے خلاف جماعت رائے عامہ کی تربیت کرے گی۔

(7) جماعت ملک میں پائے جانے والے کرپشن کے خلاف آواز اٹھائے گی اور اس حقیقت کو واضح کرے گی کہ تصور خدا، آخرت کی جواب دہی کے احساس اور مؤثر نظام احتساب کے بغیر اس مسئلے سے نجات ممکن نہیں۔

(ب)

(1) استعماری قوتوں کی جانب سے آزاد ممالک پر چیرہ دستی اور اپنا تسلط قائم کرنے کی کوشش، اپنے جائز حقوق طلب کرنے والے عوام پر ظلم وستم اور ان کے خلاف جاری تشدد کی جماعت مذمت کرے گی۔

(2) جماعت آزاد فلسطینی ریاست کی حمایت جاری رکھے گی، فلسطین کی مکمل آزادی کی تائید کرے گی اور فلسطینی عوام پر جاری مظالم کی مذمت کرے گی۔

(3) مسلمان ممالک میں جمہوری قدروں کے فروغ، حقوق انسانی کے تحفظ اور معاشرے کو اسلامی اصولوں پر قائم کرنے کے لیے جو تحریکات سرگرم کار ہیں، جماعت ان کی تائید کرے گی۔

اھداف

(1) جماعت ہر حلقہ میں صد فی صد مسلمان اور پانچ فی صد غیر مسلم صحافیوں اور دانشوروں کو مختلف امور و مسائل کے سلسلے میں اسلامی موقف سے روشناس کرائے گی۔

(2) جماعت اسلامی بنکنگ اور اسلامی معاشیات کے حق میں پالیسی ساز اداروں میں اور عوامی سطح پر رائے عامہ اس حد تک ہموار کرے گی کہ اس کے نتیجہ میں اسلامی بنک قائم کیے جاسکیں، غیر سودی کھاتے کھولے جاسکیں اور اسلامی مالیاتی متبادل products مروج ہوجائیں۔

(3) اِس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ شہری حقوق کے تحفظ اور قانونی مدد و رہ نمائی کے لیے ہر ریاست میں ایک ادارہ قائم ہوجائے۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) ہر فرد جماعت انسانی قدروں اور آزادی فکر و عمل باقی رکھنے کے لئے کوشاں رہے گا۔

(2) وابستگانِ جماعت، قانون شکنی کے رجحان کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کرنے اور قانون

کے احترام کی طرف توجہ دلائیں گے۔

(3) ہر فرد جماعت اپنے کاموں کو رشوت دیئے بغیر کرانے کی حتی المقدور کوشش کرے گا اور ہر طرح کے کرپشن کے خلاف آواز اٹھائے گا۔

(4) ہر فرد جماعت ماحولیاتی بحران پر قابو پانے کے لئے اسلامی تعلیمات کو بطور حل پیش کرے گا اور ہر سال ایک درخت لگا کر اس کی آبیاری اور نگہداشت کرے گا۔ نیز ایک پودا کسی کو تحفتاً دے گا۔

برائے مقام

(1) مقامی جماعتیں کوشش کریں گی کہ اسلام کے تصورِ عدل وقسط کا فہم عام ہو۔

(2) ہر مقامی جماعت صدفی صد مسلم اور 5% وطنی صحافیوں اور دانشوروں کو مختلف امور و مسائل کے سلسلے میں اسلامی موقف سے روشناس کرائے گی۔

(3) ہر مقامی جماعت اپنے طور پر اور بلدیاتی اداروں کی مدد سے شجر کاری اور اسکی نگہداشت کرے گی۔

(4) جہاں ممکن ہو وہاں بلا سودی سوسائٹی قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی اور قائم شدہ سوسائٹی کے استحکام پر توجہ دی جائے گی۔

(5) ہر مقامی جماعت سیاسی، سماجی اور انتظامیہ سے متعلق شخصیات، بیوروکریٹس اور پولس نیز سماجی تنظیموں، اداروں اور فلاحی انجمنوں (NGO's) سے بامقصد ربط رکھے گی۔

(6) ہر جماعت 15 رمئی کو فلسطین کی حمایت و غاصب اسرائیلی ریاست کی مخالفت میں 'یوم نکبہ' کا اہتمام کرے گی۔

(7) مقامی جماعتیں ہر سال "یوم خواتین" کا اہتمام کریں گی۔ اس ضمن میں پہلے سال گھریلو تشدد، دوسرے سال دختر کشی، تیسرے سال جہیز اور ہنڈا اور چوتھے سال عریانیت اور

فیشن پرستی کے ازالے کے سلسلے میں وطنی بہنوں کے تعاوُن و اشتراک سے مختلف پروگرام رکھنے کی کوشش کریں گی۔

برائے حلقہ

(1) حلقہ میں قائم ''شعبہ میڈیا'' کومظبوط و مستحکم بنایا جائیگا اوراس کے ذریعے صد فیصد مسلمان اور 5% وطنی صحافیوں اور دانشوروں کومختلف امور ومسائل کے سلسلے میں اسلامی موقف سے روشناس کرایا جائے گا۔

(2) حلقہ کی سطح پرموزوں افراد پر مشتمل ایک گروپ تشکیل دیا جائے گا جواہل سیاست اوراہل حکومت (بشمول بیوروکریٹس اور پولس کے افراد وغیرہ)اورمختلف تنظیموں،اداروں اور NGO's سے مستقل بامقصد ربط رکھے گا۔

(3) تعلیمی، سماجی ،سیاسی، معاشی اورحکومتی پالیسی اور نفاذ پر نگاہ رکھنے کے لئے حلقہ ایک Monitering Commette قائم کرے گا۔

(4) ماحولیاتی بحران پرقابو پانے کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات کوبطورحل پیش کیا جائے گا۔ ہر سال 5/جون کو پوری ریاست میں ''یوم ماحولیات'' کاانعقاد کیا جائے گا۔اس ضمن میں دیگر NGO's کے ساتھ اشتراک وتعاون بھی کیا جائے گا۔

(5) حلقہ کی سطح پر نیوز پورٹل بنایا جائے گااور ہم خیال پورٹلز کی مدد کی جائے گی۔

(6) حلقہ کی سطح پرعدل وانصاف سے متعلق منتخب موضوع پرایک مہم منائی جائے گی۔

(7) محکمہ پولس میں اصلاحات (Reforms) کے لئے کام کررہی NGO's سے تعاوُن و اشتراک کے ذریعے اصلاحات کی کوشش کی جائے گی۔

(8) حلقہ کی سطح پرسماجی مسائل کی شناخت اورحل کے ضمن میں رہنمائی کیلئے منتخب ارکان پر مشتمل Orientation کیمپ رکھا جائے گا۔

(9) جماعت، اسلامی بینکنگ اور اسلامی معاشیات کے حق میں پالیسی سازاداروں میں عوامی سطح پر رائے عامہ اس حد تک ہموار کرے گی کہ اس کے نتیجہ میں اسلامی بنک قائم کئے جاسکیں، غیر سودی کھاتے کھولے جاسکیں اور اسلامی مالیاتی متبادل Products مروج ہو جائیں۔ اس سلسلے میں حلقہ مہاراشٹر میں قائم ''شعبہ مائیکروفائنانس'' کو وسیع و مستحکم کیا جائے گا اور کوشش کی جائے گی کہ حلقہ مہاراشٹر میں میقات کے اختتام تک کم از کم 50 مقامات پر باضابطہ مائیکرو فائنانس/ بلاسودی سوسائٹیز قائم ہو جائیں۔ حلقہ کے بڑے شہروں میں اسلامی بینکنگ پر لیکچر سیریز کا اہتمام کیا جائے گا۔

(10) بدعنوانی اور کرپشن کے ازالے کے سلسلے میں RTI Activist تیار کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

(11) دیگر NGO's کے تعاون سے کسانوں کے مسائل حل کرنے نیز انہیں سود سے نجات دلانے کی حسب استطاعت کوشش کی جائے گی۔

(12) جماعت کی الیکشن پالیسی کے تحت جہاں ممکن ہو وہاں الیکشن میں حصہ لیا جائے گا۔

(13) گرام سبھا اور پنچایت راج کے متعلق وابستگان جماعت اور سماج کے منتخبہ افراد کو بیدار کیا جائے گا۔ ایکٹی و یزم کے ذریعے سرکاری کارکردگی میں شفافیت لانے کی کوشش کی جائے گی۔

(14) ہر سال حلقہ کی سطح پر ''یوم خواتین'' کا اہتمام کیا جائے گا۔

(15) آزاد فلسطینی ریاست کی حمایت اور اس کی مکمل آزادی نیز فلسطینی عوام پر جاری مظالم کے خلاف حسب حال مختلف پروگرامس منعقد کئے جائیں گے۔ میٹرو سیٹیز میں مسئلہ فلسطین سے متعلق Exihibition کا اہتمام کیا جائے گا۔

(16) مسلم ممالک میں جمہوری قدروں کے فروغ، حقوق انسانی کے تحفظ اور معاشرے کو اسلامی اصولوں پر قائم کرنے کے لئے جو تحریکات سرگرم عمل ہیں ان کی تائید کے سلسلے میں مختلف پروگرام منعقد کئے جائیں گے اور مسلم ممالک کے کونسل خانوں سے ربط رکھا جائے گا۔

خدمت خلق

پالیسی

خدمت خلق اسلامی تعلیمات کا اہم تقاضا ہے۔ جماعت غربت، مرض، ناخواندگی، جہالت ،فقر وفاقہ اور بے روزگاری کا ازالہ کرے گی، تاکہ مستحقین ومحرومین اپنے پیروں پر کھڑے ہوسکیں۔کوشش کی جائے گی کہ انفرادی سطح پر بھی وابستگان جماعت، افراد ملت اور عام انسانوں میں خدمت خلق کا جذبہ فروغ پائے اور حکومت کے وسائل کو بھی اس مقصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ خدمت خلق کے لیے کام کرنے والے دیگر اداروں سے اپنے اصولوں کے تحت تعاون و اشتراک کیا جائے گا۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت کوشش کرے گی کہ:

(1) ارضی وسماوی آفات، وبائی امراض اور فسادات سے متاثر افراد کی آبادکاری، مالی، طبی وقانونی امداد کے لیے جماعت اپنی کوششیں بلالحاظ مذہب وملت جاری رکھے گی۔

(2) وابستگان جماعت اپنی بستی اور دیگر غریب بستیوں کے مقامی مسائل کو حل کرنے اور وہاں کے عوام کو بنیادی ضروریات زندگی بہم پہنچانے کے لیے کوشاں رہیں گے۔

اھداف

(1) ہر حلقہ میں % 5 2 شاخوں میں فلاحی ادارے قائم کر کے ضروری دستاویزات (Documents) کی تیاری (مثلاً ووٹر کارڈ) کے ضمن میں شہریوں کی اس طرح رہ نمائی و مدد کی جائے گی کہ اس مقام کے صد فی صد شہریوں کی اہم دستاویزات تیار ہو جائیں۔ (بڑے شہروں میں یہ ہدف منتخب محلوں میں حاصل کیا جائے گا۔)

(2) جماعت خیر پسند افراد، اِداروں اور لوکل باڈیز کے تعاون سے خدمتِ خلق کا کام اِس درجہ تک کرے گی کہ ہر تنظیمی حلقہ کی 25 فی صد شاخوں میں کم سے کم ایک پس ماندہ محلّہ میں تعلیم، پرائمری ہیلتھ (صحت)، صفائی اور مائیکروفینانس (فراہمی مالیات) سے متعلق سہولیات بہم پہنچ جائیں۔

(3) فراہمی روزگار کی کوششوں پر اس طرح توجہ دی جائے گی کہ کم ازکم دس ہزار افراد برسر روزگار ہو جائیں۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) ہر فرد جماعت، مریضوں، معذوروں، حاجت مندوں، یتیموں، بیواؤں کو سہارا دینے اور مصیبت زدہ افراد اور مظلوموں کو بلا تفریقِ مذہب و ملت حسبِ استطاعت امداد پہنچانے کی بھرپور کوشش کرے گا۔

(2) ہر فردِ جماعت اپنی بستی و محلّہ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کوشاں رہے گا۔

برائے مقام

(1) مقامی جماعتیں، غریب و ضرورت مند افراد اور مطلقہ و بے سہارا خواتین کی امداد، مریضوں کے علاج، روزگار فراہمی، قیدیوں اور ان کے متعلقین کی خبر گیری اور طلبہ کے لیے اسکالرشپس کا حسبِ استطاعت انتظام کرے گی۔

(2) جن سرکاری دواخانوں اور اسکولس میں ضروری سہولیات میں کمی ہورہی ہو، وہاں جماعت کی جانب سے نمائندگی کر کے درکار سہولیات فراہم کرانے کی جدوجہد کی جائے گی۔ بصورت دیگر رفاہی اداروں و تنظیموں کے تعاون سے سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

(3) کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹیز کے توسط سے خود روزگار فراہمی میں تعاون کیا جائے گا، دیگر بڑے شہروں میں جاب چیمبرس کے قیام کی کوششیں کی جائیں گی نیز روزگار فراہمی سے متعلق جاب فیئر کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

(4) حسب ضرورت غریب و مستحق مریضوں کی سہولت کے لیے چیریٹیبل ڈسپنسریز اور ڈائیگنوسٹک سینٹرز قائم کیے جائیں گے۔

(5) مقامی سطح پر دوران میقات مخصوص امراض (امراض نسواں، امراض اطفال و دیگر مہلک امراض) کے عنوان سے کم از کم 4 میڈیکل کیمپس منعقد کیے جائیں گے اور حفظان صحت سے متعلق مختلف یوم کا اہتمام کیا جائے گا۔

(6) منشیات کے عادی افراد کے لیے مقامی سطح پر ''نشہ مکتی کیمپ'' منعقد کیے جائیں گے۔

(7) مقامی جماعتیں سرکاری و نیم سرکاری اسکیموں سے عوام کو واقف کروائے گی اور ان اسکیموں سے استفادہ کے سلسلے میں بھرپور کوشش کرے گی۔

(8) مقامی سطح پر پیش آنے والے حادثات، ارضی و سماوی آفات، سیلاب، زلزلے، آگ زنی،

قحط سالی اور پانی کی قلّت وغیرہ کے موقع پر بروقت راحت رسانی کے کام انجام دینے کی کوشش کی جائے گی۔

(9) مقامی جماعتیں خدمت خلق کی مد میں اپنے سالانہ بجٹ کا 30فی صد حصہ مختص کریں گی۔

برائے حلقہ

(1) حلقہ کی درج ذیل مقامی جماعتیں خیر پسند افراد، اداروں اور لوکل باڈیز کے تعاون سے خدمت خلق کا کام اس درجہ تک کریں گی کہ ایک پسماندہ محلّہ میں تعلیم، پرائمری ہیلتھ (صحت)، صفائی اور مائیکروفینانس (فراہمی مالیات) سے متعلق سہولیات بہم پہنچ جائیں:

مالوانی، میرا روڈ، گوونڈی، ممبرا، بھیونڈی، پمپری چنچوڑ، لاتور، مالیگاؤں، جلگاؤں، جانوری، اورنگ آباد شمال/جنوب، جالنہ، بیڑ، امبہ جوگائی، پربھنی، ناندیڑ، ملکاپور، بارسی ٹاکلی، ہتھرون، پوسد، عمرکھیڑ، بلارپور، ناگپور ویسٹ۔

نوٹ: ان میں سے کسی ایک مقام کو حلقہ کی سطح پر منتخب کر کے Model کے طور پر پیش کیا جائے گا۔

(2) سرکاری و نیم سرکاری اسکیمات سے واقفیت و استفادہ اور بنیادی دستاویزات کی تیاری کے ضمن میں علاقائی سطح پر منتخبہ افراد کی تربیت کے لیے ورک شاپس منعقد کیے جائیں گے۔

(3) حلقہ میں قائم شدہ کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹیز کو مستحکم و Centralize کیا جائے گا۔ ریاستی سطح پر Co-operative Department of Maharashtra کے توسط سے ڈائریکٹرز و اسٹاف کیلئے 2 ٹریننگ کیمپس منعقد کیے جائیں گے۔ کوشش کی جائے گی کہ ذیل میں درج 10 اضلاع میں سوسائٹیز رجسٹرڈ ہو جائیں:

بیڑ، جالنہ، پونہ، تھانہ، ممبئی، احمدنگر، جلگاؤں، ہنگولی، اکولہ، رتناگری۔

(4) IRW والنٹیئرس کی خصوصی ٹریننگ کا اہتمام کیا جائے گا۔تاکہ ارضی وسماوی آفات میں ریلیف ورک کے لیے وہ تیار رہ سکیں۔کوشش کی جائے گی کہ میقات کے اختتام تک بلا تفریق مذہب وملت والنٹیئرس کی تعداد 100 ہوجائے۔

(5) حلقہ میں قائم شدہ میڈیکل گائیڈنس سینٹرز کے استحکام وترقی پر بھرپور توجہ دی جائے گی اور سالانہ جائزہ لیا جائے گا نیز ماہرین کے ذریعے اُس سے وابستہ افراد کی تربیت کی کوشش کی جائے گی۔اس کے علاوہ اکولہ، ناندیڑ وجل گاؤں میں میڈیکل گائیڈنس سینٹرز قائم کیے جائیں گے۔

(6) ممبئی وپونہ میں جینرک ڈرگ اسٹورس کے قیام کی کوشش کی جائے گی۔

(7) ضلعی صدر مقامات پر بلڈ ڈونرس فورمس قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی نیز فورمس کو Centralize کرنے کیلئے موبائل ایپ بنایا جائے گا۔

(8) بے جا الزامات میں گرفتار نوجوانوں کے خاندانوں کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کے لیے حسب استطاعت کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

(9) حلقہ میں مقامی جماعتوں کے توسط سے 25 چیریٹیبل کلینکس کے قیام کی کوشش کی جائے گی۔

(10) ہر سال مقامی جماعتوں کے تحت اوسطاً 25 مکانات کی تعمیر ودرستی کے لیے غریب ومستحق افراد کو تعاون کیا جائے گا۔ترجیحاً سرکاری اسکیموں سے استفادہ کی کوشش کی جائے گی۔

(11) جن مقامات پر کریڈٹ کوآپریٹو سوسائٹیز قائم ہیں وہاں Small Scale Industries (SSI) وگھریلو صنعتوں کے قیام کی کوشش کی جائے گی۔(رفاہ چیمبر آف کامرس کے اشتراک سے)

(12) ہر سال جرنلزم، لاء اور سوشیل سرویس کے 30 طلباء کو اسکالرشپ دی جائے گی۔کفالت

پروجیکٹ (Educate Child Sponsor System) پونہ و ناگپور میں جاری کیا جائے گا۔

فکر اسلامی کا فروغ

پالیسی

دور حاضر کے غالب فکری و علمی رجحانات کا جماعت تنقیدی جائزہ لے گی۔ اسلامی تصور حیات و کائنات کی بناپر اسلامی فکر کی تشکیل، ارتقا اور پیش کش کا اہتمام کرے گی۔ اس مقصد کے لیے علمی و تحقیقی کوششوں کو منظّم کرے گی اور اہل علم کو اس فریضے کی طرف متوجہ کرے گی۔ زندگی کے مختلف شعبوں کے اہم موضوعات کے علاوہ خاص طور پر ان سوالات کا جواب فراہم کیا جائے گا جو ملک و ملت اور تحریک کو درپیش ہیں۔ ملک میں جو پالیساں اختیار کی جارہی ہیں جماعت ان کا تنقیدی جائزہ لے گی اور اعلیٰ علمی سطح پر ان کا متبادل فراہم کرے گی۔ ان تحقیقی کاوشوں کے نتائج کو مؤثر لٹریچر کی صورت میں پیش کرے گی۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت کوشش کرے گی کہ:

(1) اسلام کے تصورِ علم و تحقیق کا وسیع تعارف۔

(2) مسلمانوں کے علمی و تحقیقی اداروں کے معیار کی بہتری۔

(3) ملکی یونیورسٹیوں کے مسلمان اساتذہ اور ریسرچ اسکالرز کی تحقیق کے سلسلے میں رہ نمائی۔

(4) دینی تعلیمی اداروں کو تحقیقی سرگرمیوں کی ترغیب۔

(5) رائج تصور تحقیق کا تنقیدی محاکمہ۔

(6) عام تحقیقی اداروں سے ربط اور استفادہ باہمی۔

(7) رائج پالیسیوں کے متبادل کی ترتیب وپیش کش۔

(8) مسلمانوں کے تیار کردہ تحقیقی لٹریچر کا جائزہ اور اہم تحقیق طلب موضوعات کی نشان دہی۔

(9) اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں عام محققین کی تحقیقی کاوشوں سے تنقیدی واقفیت۔

(10) بڑے حلقہ جات، امت کے علماء (اسکالرز) کے تعاون سے ریاست سے متعلق اہم نکات (ایشوز) پر مطالعہ وتحقیق کا کام انجام دیں گے۔

(11) مقامی یونٹوں میں علمی فضا کے فروغ کے لیے خصوصی توجہ کی جائے گی۔

اهداف

(1) سینٹر فار اسٹڈی اینڈ ریسرچ اور تصنیفی اکیڈمی کو مستحکم کیا جائے گا۔

(2) سیاسی، معاشی اور تعلیمی امور کے سلسلے میں منصفانہ متبادل پالیسیوں پر مشتمل لٹریچر تیار کیا جائے گا۔

(3) ضروری تحریکی لٹریچر کا اردو سے انگریزی اور انگریزی اور عربی سے اردو میں ترجمہ کرایا جائے گا۔ علاقائی زبانوں میں موجود اہم کتابوں کی بھی اردو میں منتقلی پر توجہ دی جائے گی۔

(4) نئے چیلنجوں سے متعلق اور تحریکی فکر اور پالیسیوں کے ارتقا کے سلسلے میں علمی مجالس کا انعقاد کیا جائے گا اور مدلل لٹریچر شائع کیا جائے گا۔

(5) اسلام اور مسلمانوں کی تصویر مسخ کرنے کے لیے جو کوششیں ہورہی ہیں ان کے تدارک کے لیے علمی سطح پر اقدامات کیے جائیں گے۔ مثلاً ہسٹری کانفرنس وغیرہ۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) ہر فردِ جماعت اپنے علمی وفکری ارتقاء کو ذاتی منصوبے میں شامل کرے گا۔

برائے مقام

(1) مقامی جماعتیں علمی فضاء کے فروغ کے لیے خصوصی توجہ کریں گی۔

(2) منتخب جماعتوں میں ہر چھ ماہ میں ایک مرتبہ اسٹڈی ورکشاپ منعقد کیا جائے گا۔اس کا خاکہ شعبہ کی جانب سے فراہم کیا جائے گا۔

برائے حلقہ

(1) حلقہ میں قائم Research Academy of Social Sciences (RASS) کی سرگرمیوں کو منظّم کیا جائیگا۔اکیڈمی کی سرگرمیاں مرکزی ادارے CSR سے باہمی مشاورت کے ساتھ انجام پائیں گی۔

(2) تحریکی ضرورت کے پیشِ نظر مندرجہ ذیل موضوعات پر ریسرچ کیا جائے گا :

(i) مہاراشٹر میں سودی اور بلاسودی اسکیموں کے تحت چلنے والے اداروں کی کارکردگی کا تقابلی جائزہ۔

(ii) مہاراشٹر کے مختلف طبقات کی صورت حال کا جائزہ۔

(3) میقات کے ہر سال ایک منتخبہ موضوع پر ریاستی سطح پر دوروزہ کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا۔میقات کے پہلے سال ''ادارہ نکاح کو لاحق خطرات: اسباب وعلاج'' اس مرکزی موضوع کے تحت یہ کانفرنس ہوگی۔

(4) میقات میں دو ریسرچ پروجیکٹ پر کام کیا جائیگا۔ اس کام کے لیے دو ریسرچ اسکالرس کسی گائیڈ کی رہنمائی میں فیلڈ ریسرچ کر کے اپنی رپورٹ سالانہ کانفرنس میں پیش کریں گے۔

(5) ریسرچ کمیونٹی اور تحقیقی اداروں سے RASS کے تعارف اور باہمی استفادہ کے لیے ہر سال کسی ایک معروف کالج یا یونیورسٹی میں یک روزہ کانفرنس اسپانسر کی جائے گی۔ اکیڈمی اس کے کلیدی خطبہ اور مقالہ جات کو شائع کرنے کا اہتمام کرے گی۔

(6) اکیڈمی کی ویب سائٹ بنائی جائیگی اس پر کانفرنس کے مقالہ جات شائع کیے جائیں گے اور ماہرین کو مختلف موضوعات پر ریسرچ پیپر شائع کرنے کی ترغیب دی جائیگی۔

(7) راس (RASS) کے کاموں کے جائزہ کے لیے ہر سال مجلس عاملہ کی کم از کم دو نشستیں ہوں گی۔

تعلیم

پالیسی

جماعت، ملک میں موجود سرکاری وغیر سرکاری نظامِ تعلیم کی اس طور پر اصلاح کرے گی کہ تمام شہریوں کے لیے تعلیم کا حصول ممکن ہو سکے، وہ مادری زبان میں تعلیم حاصل کر سکیں، نصابِ تعلیم ان کے مذہبی تشخص کو مجروح نہ کرے، تہذیبی اکائیوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کے حقوق حاصل رہیں، نصاب ودرسیات آفاقی اخلاقی قدروں کے تابع ہوں، تعلیمی اداروں کی فیس معقول ہو، اداروں کا ماحول بددیانتی، ظلم واستحصال اور بے حیائی سے پاک ہو، درست معلومات کی فراہمی اور صلاحیتوں کے ارتقا کے علاوہ کردار سازی کو تعلیم کا مقصود ٹھہرایا جائے۔

جماعت مسلمانوں کی تعلیم پر اس طرح توجہ دے گی کہ ان میں خواندگی عام ہو، دین وشریعت سے وہ واقف ہو جائیں اور اسلامی تصورِ کائنات کے تحت تمام مفید علوم کو وہ حاصل کریں۔ اس غرض کے لیے موجود تعلیمی اداروں سے فائدہ اٹھایا جائے گا، ان کے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اسلامی تصورِ تعلیم پر مبنی نئے اداروں کے قیام کی ترغیب دی جائے گی۔

مسلمان طلبہ وطالبات کو موجودہ نظام کے مضر اثرات سے بچانے کے لیے ان کے اسلامی شعور کو بیدار کیا جائے گا۔

جماعت اسلامی تصورِ تعلیم کے مطابق درسیات تیار کرے گی اور اساتذہ کی تربیت کا اہتمام کرے گی۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت درج ذیل امور پر توجہ دے گی:

(1) مسلمانوں کے زیر اہتمام تعلیمی اداروں (بشمول دینی مدارس) کے نصاب و نظام کو اسلامی قدروں کا عکاس بنایا جائے۔

(2) حکومتی درسیات اور تعلیمی پالیسیوں پر نظر رکھی جائے اور اصلاح طلب پہلوؤں پر توجہ دلائی جائے۔

(3) تمام شہریوں کے لیے تعلیم کی فراہمی کے حکومتی فریضہ کی یاد دہانی کرائی جاتی رہے اور عملی اقدامات کی طرف توجہ دلائی جائے۔

(4) رائے عامہ کی تربیت اور مناسب قانون سازی کے ذریعہ کوشش کی جائے کہ تعلیم مہنگی نہ ہو اور عوام الناس اس کے اخراجات برداشت کر سکیں۔

(5) مسلمانوں میں تعلیم کے فروغ کے لیے بیداری مہم کا اہتمام کیا جائے۔

(6) جماعت کے ہم خیال تعلیمی اداروں کے معیار کی بہتری کے لیے کوشش کی جائے۔

(7) حکومت اور اہل خیر افراد کو متوجہ کیا جائے کہ ہر بستی کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لیے ضروری تعداد میں تعلیمی ادارے قائم کریں۔

(8) جماعت حسب استطاعت تعلیمی ادارے قائم کرے۔

(9) مسلمان طلبہ و طالبات کو موجودہ نظام تعلیم کے مضر اثرات سے بچانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں مثلاً اسلامی تنظیموں سے وابستگی، دینی تعلیم کے لیے علیحدہ انتظام اور تعطیلات کے دوران اسلامی کورسز کا اہتمام۔

(10) سماجی و انسانی علوم میں حسب ضرورت طلبہ کے لیے وظائف کا اہتمام۔

اھداف

(1) جماعت ہم خیال افراد کے تعاون سے سو نئے اسکول اور دو سو نئے جز وقتی دینی تعلیم کے ادارے قائم کرے گی۔

(2) جماعت سے متعلق تعلیمی اداروں میں کم از کم ایک چوتھائی کو گریڈ A کے معیار کا ادارہ بنایا جائے گا۔

(3) ہر مقامی جماعت میں منتخب بستیوں یا محلوں میں بچوں کے صد فی صد اسکول میں داخلہ کا ہدف حاصل کیا جائے گا۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) تدریس کے پیشہ سے وابستہ ارکان وکارکنان اپنے متعلقہ تعلیمی ادارے کو اپنا 'اہم ترین تحریکی محاذ' سمجھیں گے۔فنی واخلاقی پہلو سے اپنی نمایاں شناخت اپنے ادارے میں قائم کریں گے۔

(2) تعلیمی اداروں کی انتظامیہ سے وابستہ ارکان وکارکنان اپنے ادارے کو 'مبنی بر اقدار' بنانے کی خصوصی کوشش کریں گے' ان اخلاقی خرابیوں سے محفوظ رہیں گے جو معاشرے میں رائج ہیں اور معیاری تعلیم کے فروغ میں اپنا ممکنہ حصہ ادا کریں گے۔

(3) افراد جماعت اپنے بچوں کی معیاری تعلیم پر خصوصی توجہ دیں گے۔گھر پر بچوں کی پڑھائی' اساتذہ سے روابط اور بچوں کے پرفارمنس پر نظر رکھنے کے لئے خصوصی وقت فارغ کریں گے۔بچوں کے کیریئر کو متعین کرنے کے لئے کاؤنسلنگ بھی کروائیں گے۔

(4) افراد جماعت ممکنہ طور پر اپنے بچوں میں سے کسی ایک کو قانون /میڈیا/ سول سروس/ ریسرچ کی جانب راغب کریں گے۔(بشرطیکہ بچوں کا ذاتی میلان بھی اس جانب ہو)

(5) افراد جماعت تعلیمی اداروں میں ہونے والی غیر اسلامی سرگرمیوں مثلاً سوریہ نمسکار وغیرہ سے اپنے بچوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کریں گے۔

(6) کسی ایک غریب/ذہین طالب علم کو Adopt کرکے اس کی تعلیمی رہنمائی وترغیب اور مالی امداد کا کام کریں گے۔

برائے مقام

(1) معیاری تعلیم کے لئے ایک 'مجوزہ سالانہ منصوبہ' مقام کے مختلف اسکولوں کو مقامی

جماعتیں فراہم کریں گی (خاکہ حلقہ سے فراہم کیا جائے گا)۔ Parents Teachers Association میں تحریکی افراد کی شمولیت کے ذریعے اس کے ممکنہ نفاذ کی کوشش کی جائے گی۔

(2) پرائمری اسکولوں کے معیار کو بلند کرنے کے لئے سب سے زیادہ توجہ دی جائے گی۔ کوشش کی جائے گی کہ ان اداروں میں ہر طالب علم پڑھنے، لکھنے اور تعلیم کی بنیادی صلاحیتوں سے آراستہ ہو جائے۔ اس ضمن میں چھوٹی جماعتیں کم از کم ایک اور بڑی جماعتیں ایک سے زائد اسکولوں کا تعین کریں گی۔

(3) مقامی جماعتیں تعلیمی طور پر کمزور طلباء کے لئے خصوصی فاؤنڈیشن کلاسیز کا ممکنہ اہتمام کریں گی۔ لسانیات اور ریاضی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ اسی طرح ذہین تر طلباء کی کارکردگی کو موثر بنانے کے لئے بھی خصوصی کلاسیز کا ممکنہ اہتمام کیا جائے گا۔

(4) مختلف کلاسیز کے لئے موجود اساتذہ کے علاوہ ریٹائرڈ اساتذہ کی بھی خصوصی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

(5) مختلف اسکولوں میں صلاحیتوں کے ارتقاء کے لئے ہم نصابی سرگرمیوں کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے گی ۔(مثلاً سائنس کوئز، تاریخ کوئز، جغرافیہ کوئز، ریاضی کوئز، شاہین ڈے، وال میگزین، طلباء کی ادبی تخلیقات، نمائش، بیت بازی، مباحثے، مذاکرے، ثقافتی پروگرام وغیرہ) اس ضمن میں:

(i) ممکن ہو تو شہر کی سطح پر جماعت کی جانب سے ایک Inter School Competition کا انعقاد کیا جائے گا۔

(ii) کوشش کی جائے گی کہ ہر اسکول میں سالانہ کم از کم 5 ہم نصابی سرگرمیاں ہوں۔

(6) کوشش کی جائے گی کہ مقامی یا ضلعی سطح پر اساتذہ کی ٹریننگ اور ریفریشر کورس کیمپ منعقد کئے جائیں۔

(7) اخلاقیات و دینیات پر حلقہ کی جانب سے مجوزہ نصاب اسکولوں میں شامل کرنے کے لئے مقامی جماعتیں کوشش کریں گی۔

(8) مقامی جماعتیں مستحق طلباء کو تعلیمی وظائف اور ایجوکیشن کِٹ فراہم کریں گی۔ خدمت خلق کے بجٹ میں ایک حصہ خصوصی طور پر اس کے لئے مختص ہوگا۔

(9) مذکورہ بالا تمام سرگرمیوں کے حصول کے لئے افراد جماعت کے علاوہ جماعت سے غیر وابستہ لیکن تعلیم دوست شخصیات کے تعاون کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔

(10) مقامی جماعتیں لازماً مقامی تعلیمی سیکریٹری کا تقرر کریں گی۔

برائے حلقہ

(1) حلقہ کی سطح پر Education with Quality, Equality & Morality مہم کا اہتمام کیا جائے گا۔

(2) حلقہ کی سطح پر ایک مانیٹری سیل قائم کیا جائے گا جس کی حسب ذیل تین مختلف ذیلی کمیٹیاں ہوں گی:

i۔ نصاب و درسیات کے مواد پر نظر رکھنا (تاکہ غیر اخلاقی اور فسطائی مواد شامل نصاب نہ ہو)

ii۔ فیس میں غیر معقول اضافہ پر نظر رکھنا

iii۔ حکومتی پالیسیوں پر نظر رکھنا

(3) منتخب اساتذہ کے لئے حسب ذیل ورک شاپ منعقد کئے جائیں گے: (ہر سال ایک ورک شاپ)

i۔ اولمپیاڈ اور مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لئے اساتذہ کا ورک شاپ

ii۔ ریاضی کے اساتذہ کا ورکشاپ

iii۔ سائنس کے اساتذہ کا ورک شاپ

iv۔ ہیڈ ماسٹرس اور پرنسپل کا ورکشاپ

(4) کیریئر کونسلنگ کے سلسلے میں درج ذیل امور انجام دیئے جائیں گے:

i۔ منتخب ٹیچرس کو کیریئر کاؤنسلرس کی حیثیت سے ٹریننگ دی جائے گی۔

ii۔ بڑے شہروں میں کیریئر کاؤنسلنگ سینٹر قائم کئے جائیں گے۔

iii۔ آن لائن ہیلپ لائن کاؤنسلنگ شروع کی جائے گی۔

(5) اردو میڈیم اسکولوں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ہیڈ ماسٹرس/ انتظامیہ کا ورکشاپ منعقد کر کے ایک Commom Standard Program ترتیب دیا جائیگا۔

(6) اساتذہ کے لئے فنی مہارت کے ارتقاء کے ضمن میں ایک Manual تیار کر کے اسے اسکولوں کی انتظامیہ کو فراہم کیا جائے گا۔

(7) اسکول انتظامیہ میں در آئی بدعنوانیوں، عدم شفافیت اور اساتذہ کے استحصال پر مبنی رویہ پر قابو پانے کے لئے مناسب حکمت عملی کا تعین کر کے اصلاح کی کوشش کی جائے گی۔

(8) جماعت کے زیرِ انصرام اداروں سے متعلق درج ذیل امور انجام دیئے جائیں گے:

i۔ کوشش کی جائے گی کہ انتظامی نقطۂ نظر سے Smooth Functioning ہو، انتظامیہ اور اساتذہ کے درمیان ہم آہنگی ہو اور گاؤں/شہر کے معروف ترین اداروں میں ان کا شمار ہو۔

ii۔ کسی ایک ادارے کو اسلامی تصور تعلیم سے قریب تر پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

iii۔ تعلیمی اداروں کی کم از کم 25 فیصد تعداد کو گریڈ A کے معیار تک ترقی دی جائے گی۔

iv۔ تعلیمی آڈٹ کو لازم کیا جائے گا۔

v۔ کوشش کی جائے گی کہ آئندہ 5 سال بعد ان اداروں کے 25 طلباء Institutes of National Importance (INI's) میں داخلہ پا سکیں۔

vi۔ تعلیمی اداروں کے معائنہ کاروں کی 50/افراد پر مشتمل ٹیم تشکیل دی جائے گی۔

(9) قانون/میڈیا/سول سروس/ریسرچ کے منتخب طلباء کے لئے اسکالرشپ فراہم کی جائے گی۔

(10) بڑے شہروں میں سیمینار سیریز بعنوان 'تصور تعلیم کی تعبیر نو'/'تعلیم برائے ہمہ جہت شخصیت' منعقد کر کے علم دوست حلقوں میں اسے موضوع بحث بنایا جائے گا۔

(11) اس بات کو یقینی بنایا جائیگا کہ حکومت کی مسلمانوں کے لیے رفاہی و تعلیمی اسکیموں کے لیے مختص بجٹ کا صد فیصد حصہ استعمال ہو۔

(12) ہم خیال افراد کے تعاون سے حلقہ مہاراشٹر میں 10 نئے تعلیمی ادارے قائم کیے جائینگے۔ ان میں سے کم ازکم ایک تعلیمی ادارہ تکثیری سماج کے تقاضوں کے پیش نظر تشکیل دیا جائے گا۔

(13) حلقہ کی سطح پر ایک ویمنس کالج کے قیام کی کوششوں کا آغاز کیا جائے گا۔

(14) ریاست کی سطح پر ہر سال ہر پہلو سے بہترین تعلیمی کارکردگی پیش کرنے والی اسکول کو مثالی اسکول ایوارڈ (اشفاق احمد ایوارڈ) سے نوازا جائے گا۔

(15) جماعت کی تعلیمی پالیسی کے موثر نفاذ کے لئے حلقہ کی سطح پر ایک تعلیمی بورڈ قائم کیا جائے گا۔

تزکیہ و تربیت

پالیسی

جماعت اپنے ارکان و کارکنان کے ہمہ جہت تزکیہ وتربیت کا اہتمام اس طرح کرے گی کہ اللہ تعالیٰ سے ان کا تعلق مضبوط ہو، فکر آخرت اور محبت و اطاعت رسول ﷺ کا جذبہ قوی ہو، ان کی زندگیوں میں اپنے نصب العین کی خاطر حرکت و سرگرمی آئے، سماج میں ان کا رول داعی، مربی اور رہ نما کا ہو۔

کوشش کی جائے گی کہ وہ اپنی فطری استعداد کو پہچانیں، اس طرح اپنی شخصیت کو ترقی دیں کہ ان کی کم زوریاں دور ہوں اوران کی قوت اور صلاحیتوں میں اضافہ ہو، قرآن وسنت کے مطابق ان کا ذہنی وفکری ارتقا ہو، ان کے جذبات میں توازن ہواور انسانی تعلقات میں وہ حسن سلوک کا اہتمام کریں۔

جماعت، افراد کی صلاحیتوں کے فروغ پر خصوصی توجہ دے گی، تا کہ تحریک کے انسانی سرمایہ میں اضافہ ہو، اجتماعی ماحول میں بہترین انسانی صلاحیتوں سے استفادہ کا مزاج پروان چڑھے۔ صلاحیتوں کے ارتقا کے لیے افراد کی کوششوں کے علاوہ جماعت اجتماعی اہتمام بھی کرے گی۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت کوشش کرے گی کہ:

● — **افراد کی تربیت:**

ہر فرد جماعت کی اولین ذمہ داری ہوگی کہ وہ اپنے تزکیہ پر اس طرح توجہ دے کہ اس کی شخصیت میں ارتقا نمایاں ہو، تا کہ وہ گھر، سماج اور تحریک کے لیے مفید وموثر ہو۔ اس غرض کے لیے ذیل کے امور کا اہتمام کیا جائے گا:

(1) نمازوں میں خشوع وخضوع، اذکار کا اہتمام، تلاوت قرآن کی مداومت اور دعاؤں کا اہتمام، تا کہ قرب الٰہی کا احساس قوی ہو۔ وابستگان اپنی تربیت کے لیے علم وتقویٰ کے لحاظ سے اپنے سے بہتر افراد سے استفادہ کریں گے۔

(2) جماعت میں دینی وروحانی ماحول کے فروغ کی خصوصی کوشش کی جائے گی۔

(3) کتبِ تفاسیر، سیرت، تاریخ، فقہ کا مطالعہ، جدید نظریات وافکار سے واقفیت کے لیے مطالعہ ومشاہدہ، فکری وعلمی ارتقا پر توجہ۔

(4) خوراک اور طرز زندگی (لائف اسٹائل) واصول صحت پر توجہ، بیماریوں کی وجوہ کا سد باب، جسمانی ورزش کا اہتمام، جسمانی صلاحیتوں کو پروان چڑھانا۔

(5) گھر کا ماحول پرسکون بنانا، والدین، اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک، با مقصد زندگی گزارنے کی تربیت۔گھریلو اجتماع کا انعقاد۔

(6) رشتہ داروں، پڑوسیوں اور سماج کے افراد کے ساتھ حسن سلوک۔

(7) حلال روزی، خود کفالت اور معاشی استحکام پر توجہ، انفاق فی سبیل اللہ کا اہتمام۔

(8) منفی جذبات، مثلاً غصہ، مایوسی، منفی سوچ پر قابو پانا- مثبت سوچ اور رویہ اختیار کرنا۔

(9) انسانیت کی خدمت، سماج کی فلاح و بہبود اور تحریک و تنظیم کے فروغ کے لیے پیہم سرگرمی۔

●— ماحول کی تربیت:

جماعت کے داخلی ماحول کی تربیت ایسی کی جائے گی کہ:

(1) اللہ کے لیے باہمی محبت کا فروغ ہو۔

(2) ایثار وقربانی میں مسابقت ہو۔

(3) نظم جماعت کی پابندی ہو۔

(4) نئی توانائیاں استعمال ہوں اور صلاحیتوں کی قدر کی جائے۔

(5) ذمہ داریوں کی ادائیگی میں چستی، سلیقہ مندی اور احساس جواب دہی کے استحضار کا اہتمام کیا جائے۔

(6) تنقید میں احتیاط ہو، حدود کا پاس ولحاظ کیا جائے، زبان پر قابو ہو، دل سوزی وشفقت کے ساتھ موعظت ونصیحت، تواصی بالحق، تواصی بالصبر اور تواصی بالمرحمہ کا اہتمام کیا جائے۔

● — **صلاحیتوں کا فروغ:**

صلاحیتوں کے فروغ کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جائیں گے:

(الف) افراد کی بڑی تعداد کو جماعت کی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔

(ب) باصلاحیت افراد تک جماعت کے پیغام کو پہنچایا جائے۔

(ج) ماہرین سے استفادے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔

(د) افراد کی صلاحیتوں کے ارتقا کے لیے انفرادی اور اجتماعی کوششیں کی جائیں۔

اھداف

ہر رکن جماعت اور کارکن اس میقات میں درج ذیل اہداف حاصل کرے گا:

(الف) قرآن مجید کی کسی ایک تفسیر کا مکمل مطالعہ۔

(ب) اپنے تزکیہ وارتقا کے سالانہ منصوبہ کی تیاری اور اس پر عمل درآمد۔

(ج) ایک نئی صلاحیت کا فروغ۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) ہر رُکن و کارکن امیر مقامی کی نگرانی میں اپنے تزکیہ کا منصوبہ تیار کرے گا۔ تحریکی ضرورتوں کے پیشِ نظر اپنی صلاحیتوں کو پہچان کر اسے مسلسل فروغ دینے کی کوشش کرے گا۔ اور اس پر عمل درآمد کی ماہانہ رپورٹ دے گا۔

(2) ہر رُکن و کارکن پوری میقات میں کسی ایک تفسیر کا مطالعہ مکمل کرے گا۔ نیز قرآنِ مجید کے آخری پارے کو حفظ کرنے کی بھی کوشش کرے گا۔

(3) صحت تلاوت میں کمزور رفقاء ایک سال میں اپنی کمزوریوں کو لازماً دور کریں گے۔

(4) جن رفقاء کے لیے ممکن ہو وہ آن لائن قرآن کورس جوائن کریں گے۔

(5) ہر رُکن و کارکن پابندی سے احتسابی فارم پُر کرے گا۔

(6) ہر رُکن و کارکن اپنے گھر میں فیملی اجتماع کا اہتمام کرے گا۔

برائے مقام

(1) ہر مقامی جماعت اپنے مقام پر تجوید کلاس و ناظرہ قرآن مجید کا اہتمام کریں گی۔

(2) ماہانہ اجتماعی مطالعہ قرآن کی نشست کا اہتمام کیا جائے گا۔

(3) جہاں ممکن ہو مقامی جماعتیں عربی زبان سیکھنے کے لیے کلاسیس کا اہتمام کریں گی۔

(4) ہر امیر مقامی اپنے مقام کے تمام افراد کی خصوصی صلاحیتوں کی فہرست حلقہ کو ارسال کرے گا نیز ان کی صلاحیتوں کے ارتقاء کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنے کی کوشش کرے گا۔

(5) سال میں ایک بار مقامی سطح پر خوشگوار اسلامی خاندان کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا جو کسی پر فضاء مقام پر ہو گا۔

(6) ہر مقام اسوۂ رسول کی روشنی میں حفظانِ صحت و ورزش کے اہتمام پر توجہ دلائے گا۔ تربیتی و ہفتہ وار اجتماعات میں حفظانِ صحت پر خصوصی لیکچرس رکھے جائیں۔

(7) ہر مقام تطہیرِ قلب کے سلسلے میں ماہانہ اجتماع کا نظم کرے گا۔

برائے حلقہ

(1) ارکان اور منتخبہ کارکنان کا ان کے ذاتی منصوبہ کی روشنی میں جائزہ و احتساب کے سلسلے میں تزکیہ و تربیت کے ذمہ داران منصوبہ بند دورے کریں گے۔ کوشش کی جائے گی اس نوعیت کا جائزہ و احتساب میقات میں کم از کم دو مرتبہ ہو۔

(2) امیر حلقہ سال میں ایک بار ارکان شوریٰ کا احتساب لیں گے۔اس طرح میقات میں چار مرتبہ احتسابی نشست ہوگی۔

(3) ایک تربیہ ایپ (Tarbiyah App) تیار کیا جائے گا جو جائزہ واحتساب میں ممد و معاون ہوگا۔

(4) مخصوص صلاحیتوں کے ارکان و کارکنان کی تربیت کے لیے ماحول سازگار بنانے کی کوشش کی جائے گی نیز انہیں مرکز کے شعبہ HRD کی طرف سے جاری انسٹی ٹیوٹ میں شرکت کروائی جائے گی۔

(5) میقات میں دو بار 5 روزہ ورکشاپ ’’فی ظلالِ القرآن‘‘ (قرآن کے سایہ میں) منعقد کیا جائے گا۔ورکشاپ کے بعد شرکاء کو آن لائن قرآن کورس سے جوڑا جائے گا۔

(6) حلقہ کی سطح پر 100 منتخب افراد کی اس طرح تربیت کی جائے گی کہ میقات کے آخر تک ان میں مطلوبہ صلاحیتیں پروان چڑھیں اور وہ ایک داعی، مربی اور رہنما کا رول ادا کرسکیں۔

(7) حلقہ کی سطح پر ذمہ داران کے لیے سالانہ تزکیہ کیمپ منعقد کیا جائے گا۔

(8) پوری میقات میں 5 تربیت گاہیں منعقد کی جائیں گی ہر تربیت گاہ 60 افراد پر مشتمل ہوگی۔میقات کے آخر تک 300 افراد کو تربیت گاہ سے گذارا جائے گا۔اعتکافی تربیت، تربیت گاہ کا ہی حصہ ہوگی۔

(9) حلقہ کی سطح پر وابستگانِ جماعت کے لئے ضابطۂ اخلاق بنایا جائے گا جسمیں بطورِ خاص شادی بیاہ اور وراثت وغیرہ کے شرعی امور کی انجام دہی پر متوجہ رکھا جائے گا۔نیز ملت کو بھی اس کے لئے آمادہ کیا جائے گا۔

تنظیم

پالیسی

جماعت اپنی تنظیم کی توسیع واستحکام کے لیےکوشاں ہوگی، تاکہ ہرمحاذ پرترقی یقینی ہواور ملک کے ہرعلاقہ کی طرف توجہ دی جاسکے۔

جماعت اپنی تنظیم پراس طرح توجہ دے گی کہ اس کا اجتماعی ماحول شورائیت، اطاعت فی المعروف اوراظہارخیال کےاسلامی آداب کا آئینہ دار ہو۔نئی توانائیوں اورصلاحیتوں کے پروان چڑھنےاورروبہ کارلانے کے لیے ماحول سازگار ہواورتمام متوسلین جماعت اپنی ذمہ داریاں بحسن وخوبی انجام دیں، جماعت کا تنظیمی ڈھانچہ تحریکی مقاصد کی تکمیل کرےاوربہترمنصوبہ بندی،موثر نفاذ اوربےلاگ جائزہ واحتساب کا اہتمام اس طرح ہوکہ جماعت کا داخلی ماحول رُحماءُ بَینَھُم کا عکاس اوروابستگان جماعت کی اجتماعی کیفیت بُنیَان مَّرصُوص کی ہو۔

پالیسی کے تقاضے

جماعت کی کوشش ہوگی کہ:

(1) مختلف سطحوں کے ذمہ داران اپنے مفوضہ فرائض وذمہ داریوں سے آگاہ ہوں، ان کے تقاضوں پرعمل پیراہوں اور مامورین کےساتھ شفقت کارویہ اختیارکریں۔

(2) وابستگان تحریک میں نصب العین پرکامل یقین اوراس کے ساتھ گہری وابستگی پیدا ہواور ان میں فکری پختگی پیدا ہو۔

(3) اجتماعیت کی اہمیت کا شعور، اجتماعی فیصلوں کے احترام کا جذبہ اورسمع وطاعت کا التزام پیدا ہو۔ جماعت کے اندرشورائی مزاج پختہ ہواوراظہارخیال وتنقید کےاسلامی آداب کو ملحوظ رکھا جائے۔

(4) مؤثرنظامِ احتساب تشکیل دیا جائے۔

(5) طلبہ وطالبات اور نوجوانوں کی تنظیموں کے وابستگان تحریک کے لیے مفید تر بنیں۔

(6) ذمہ داران کی جانب سے جماعت کے افراد اور اس کی تنظیمی اکائیوں کے قابل اصلاح پہلوؤں پر بلا تاخیر توجہ دی جائے، داخلی استحکام کے لیے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں اور حسب ضرورت تطہیر کا اہتمام ہو۔

اھداف

(1) استحکام تنظیم پر اس طرح توجہ دی جائے گی کہ تمام جماعتیں حلقہ کی شوریٰ کے اطمینان کی حد تک بنیان مرصوص کا نمونہ بن جائیں۔

(2) نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر اس طرح توجہ دی جائے گی کہ ہر مقامی جماعت کے ارکان و کارکنان میں نوجوانوں کا تناسب دوگنا ہو جائے۔

(3) ہر حلقہ میں ارکان کی موجودہ تعداد کے تناسب سے ہر سال 10% نئے افراد کو رکنیت کے معیار تک لایا جائے گا۔

(4) پچاس نئے اضلاع میں کام شروع کیا جائے گا۔

حلقہ مہاراشٹر کا پروگرام

برائے فرد

(1) ہر رکن و کارکن، مقامی ذمہ دار کی رہنمائی میں جماعتی سرگرمیوں کے لئے روزآنہ کچھ متعین وقت فارغ کرے گا۔

(2) ہر رکن و کارکن ہر سال کم از کم ایک کارکن بنائے گا۔

(3) ہر رکن و کارکن اپنے خاندان کے افراد اور متعلقین کو جماعت، حلقۂ خواتین، GIO،SIO، یوتھ ونگ اور چلڈرن سرکل سے وابستہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

(4) ارکانِ جماعت میقاتِ رواں میں دستورِ جماعت اور رودادِ جماعت کے ازسرِ نو مطالعہ کی کوشش کریں گے۔

برائے مقام

(1) ہر مقامی جماعت، حتی المقدور کوشش کریگی کہ وہ ''بنیان مرصوص'' کا نمونہ بن جائے۔

(2) ہر جماعت میں لازماً درج ذیل اجتماعات کا اہتمام ہوگا:

i۔احتسابی ii۔تربیتی iii۔تنظیمی iv۔دعوتی

(3) ہر مقامی جماعت ،اپنے ارکان کے موجودہ تناسب سے ہر سال 10 % نئے افراد کو رکنیت کے معیار تک لائے گی۔اس سلسلے میں وہ منتخبہ کارکنان کے لئے خصوصی کیمپ کا انعقاد کرے گی۔

(4) مقامی جماعتیں، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر اس طرح توجہ دیں گی کہ مقامی ارکان و کارکنان میں نوجوانوں کا تناسب دوگنا ہوجائے۔

(5) ہر مقامی جماعت، SIO، GIO اور یوتھ ونگ سے ریٹائرڈ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جماعت میں شامل کرنے کی کوشش کرے گی۔

(6) ہر مقامی جماعت، کارکنان کی موجودہ تعداد میں ہر سال 20% کا اضافی کرے گی۔

(7) ہر مقامی جماعت، اپنے مقام کی حدود میں جن علاقوں یا محلوں میں جماعت کا تعارف نہیں ہوسکا وہاں تعارف وسرگرمیوں پر توجہ دے گی۔

(8) مقامی جماعتیں، لازماً چلڈرن سرکل قائم کریں گی۔بچوں اور بچیوں کے سرکلس علاحدہ علاحدہ ہوں گے۔بچوں کے سرکل کے انچارج مرد حضرات اور بچیوں کے سرکل کی انچارج خواتین مقرر کی جائیں گی۔

(9) ہر مقامی جماعت، نوجوانوں میں کام پر خصوصی توجہ دے گی اور یوتھ ونگ قائم کریں گی، جہاں قائم ہیں وہاں اسے مستحکم کیا جائے گا۔

(10) ہر مقام پر لازماً GIO کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ جہاں قائم ہے اسے مضبوط تر کیا جائے گا۔

(11) مقامی جماعتیں، اپنے مقام پر ''حلقۂ خواتین'' لازماً قائم کریں گی، جہاں قائم ہے اسے مستحکم کیا جائے گا۔

(12) مقامی جماعتیں اپنی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے ہر سال ''یوم جائزہ'' کا اہتمام کریں گی۔ کوشش کی جائے گی یہ جائزہ حسبِ حال حلقہ کی مجلسِ شوریٰ کے کسی رکن کی نگرانی میں ہو۔

برائے حلقہ

(1) استحکامِ تنظیم پر اس طرح توجہ دی جائے کہ تمام جماعتیں حلقہ کی شوریٰ کے اطمینان کی حد تک ''بنیان مرصوص'' کا نمونہ بن جائیں۔ اس ضمن میں مرکز کی ہدایت و خاکہ کے مطابق لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔

(2) افرادِ جماعت اور تنظیمی اکائیوں کے قابلِ اصلاح پہلوں پر بلا تاخیر توجہ دی جائے گی۔ داخلی استحکام کے لئے حسبِ حال تدابیر اختیار کی جائیں گی اور حسبِ ضرورت تطہیر کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔ ان امور کی انجام دہی کے سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

(3) حلقہ میں ارکان کی موجودہ تعداد کے تناسب سے ہر سال 10% نئے افراد کو رکنیت کے معیار تک لایا جائے گا۔ [حلقہ کا میقاتی ہدف: مرد 528، خواتین 168، جملہ 696] اس سلسلے میں علاقائی سطح پر منتخب کارکنان کے کم از کم دو دو خصوصی کیمپس منعقد کئے جائیں گے۔ اسی طرح ضلعی سطح پر بھی حسبِ ضرورت اس کا اہتمام ہوگا۔

(4) نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں (جن کی عمریں 35 سال سے کم ہیں) پر اس طرح توجہ دی جائے گی کہ حلقہ کے ارکان و کارکنان کی تعداد میں نوجوانوں کا تناسب دوگنا ہو جائے۔

(5) کارکنان کی موجودہ تعداد میں ہر سال 20% کا اضافہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ایک پندرہ روزہ خصوصی مہم کا اہتمام کیا جائے گا۔ [حلقہ کا میقاتی ہدف: مرد 8,800، خواتین 3,200، جملہ 12,000]

(6) ''چلڈرن سرکل'' کومضبوط و مستحکم کرنے کے لئے حلقہ کی سطح پرایک شعبہ قائم کیا جائے گا۔ مرکزی خاکہ کے مطابق لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔کوشش کی جائے گی کہ میقاتِ رواں میں دوسرے اور چوتھے سال ضلعی سطح پر چلڈرن فیسٹول کا اہتمام ہو۔ نیز ان کے مقامی انچارج (مردوخواتین) کا تربیتی کیمپ بھی منعقد ہو۔

(7) SIO کی توسیع واستحکام پرتوجہ دی جائے گی،اس سلسلے میں حلقہ کی سطح پر بطورِنمائندۂ امیرِ حلقہ ایک Coordinator کا تعین کیا جائیگا۔

(8) حلقہ میں GIO کی توسیع واستحکام کے پیشِ نظر ایک State Coordinator کا تعین کیا جائے گا۔

(9) حلقہ کی سطح پرنوجوانوں کومنظّم ومنضبط کرنے کے لئے ''یوتھ ونگ'' کی توسیع واستحکام پرخصوصی توجہ دی جائے گی۔اس سلسلے میں حسبِ ضرورت ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔

(10) خواتین میں کاموں کومزید مستحکم کرنے کے لئے حلقہ کی سطح پرقائم شعبہ کومضبوط کیا جائے گا اور باضابطہ اس کی سیکریٹری کا تقرر بھی عمل میں لایا جائے گا۔

(11) ممبئ میٹرو اور مرکز کی جانب سے متعینہ بڑے شہروں پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ نیز دورانِ میقات بعض نئے شہروں کے تعین پرغوروفیصلہ کیا جائے گا تاکہ جماعت سماج کے ہرطبقہ میں ایک معروف ومضبوط قوت بن جائے:

(12) مسلمانوں کی 25% سے زیادہ آبادی والے،درج ذیل مقامات پرجماعت کے قیام کی کوشش کی جائے گی۔

i۔مکرانی فالی (نندوربار) ii۔اکّل کُوا (نندوربار) iii۔منگرول پیر (واشم)

iv۔چاندوربازار (امراوتی) v۔واجے گاؤں (ناندیڑ) vi۔کلم نوری (ہنگولی)

vii۔مالدھے (ناسک) viii۔مہاپولی (تھانہ) ix۔کھونی (تھانہ)

x۔تاراپور (تھانہ) xi۔تلودے پنج ناد (رائے گڑھ) xii۔پرانڈا (عثمان آباد)

xiii۔نل دُرگ (عثمان آباد)   xiv۔کارلے (رتنا گری)   xv۔زدگاؤں (رتنا گری)

xvi۔اجرا (کولہاپور)

(13) درج ذیل اضلاع میں جماعت کے تعارف وقیام کی بھرپور کوشش کی جائے گی:

i۔سندھودرگ   ii۔نندوربار   iii۔گوندیا

(14) کوشش کی جائے گی کہ درج ذیل اضلاع میں جماعت کی توسیع ہو اس سلسلے میں حلقہ کی سطح پر ایک ذمہ دار کا تعین کیا جائے گا:

i۔رائے گڑھ   ii۔پونہ   iii۔سانگلی   iv۔ستارہ   v۔کولہاپور   vi۔شولاپور

vii۔دھولیہ   viii۔عثمان آباد   ix۔واشم   x۔وردھا   xi۔بھنڈارہ   xii۔گڑھ چرولی

(15) میقات کے پہلے اور تیسرے سال حلقہ کی سطح پر مقامی، ضلعی اور حلقہ کے ذمہ داران پر مشتمل تفہیمی و تنظیمی اجتماعات منعقد کئے جائیں گے۔

(16) ہر 6 ماہ پر حلقہ کے شعبہ جات اور ضلعی ذمہ داران کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا۔ نیز میقات میں دو مرتبہ ان کے Orientation کیمپ منعقد کئے جائیں گے۔

(17) میقاتِ رواں کے آخری سال حلقہ کی سطح پر ارکان کا اجتماع منعقد کیا جائے گا۔

(18) جماعت سے وابستگی کی یاددہانی اور جماعتی زندگی کے تقاضے سے واقفیت اور اس کی مخلصانہ تکمیل کے سلسلے میں ارکانِ جماعت کے لئے ضلعی سطح پر میقات میں ایک مرتبہ تنظیمی اجتماع/ورکشاپ کا اہتمام کیا جائے گا۔

(19) موثر نظامِ احتساب کے سلسلے میں امیر حلقہ اور حلقہ کے دیگر ذمہ داران مقامی جماعتوں کا میقات میں کم ازکم ایک دورہ کریں گے۔

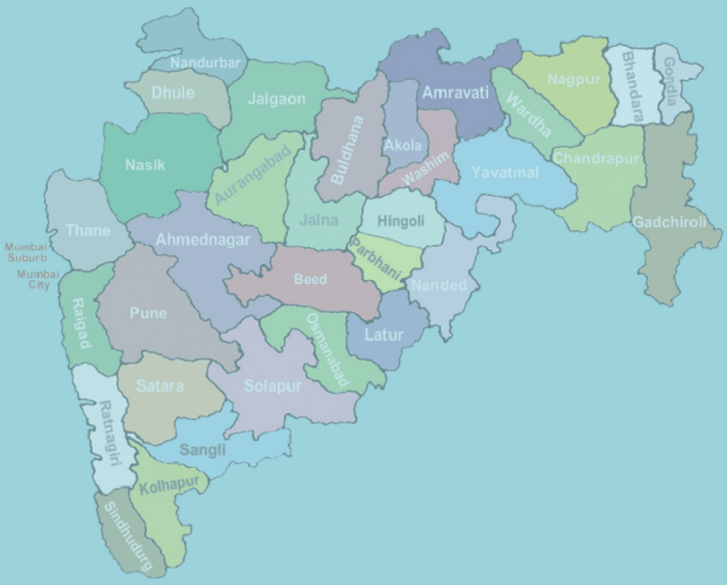

جماعت اسلامی ہند

جماعتِ اسلامی ہند، حلقہ مہاراشٹر

4، حامد بلڈنگ، 96، ایچ.اے.بی. مارگ، مومن پورہ، ممبئی 400011

فون نمبر: 022-23082820 ، فیکس: 022 - 23052002

jihmaharashtra.org

office@jihmaharashtra.org